روزہ و رمضان

فضائل و احکام

ترتیب
مولانا محمد سالم انظر قاسمی صاحب بھرونوی سیتامڑھی
امام و خطیب کوثر مسجد چنگیری، کرناٹک

مکتبہ حمیدیہ
بھروں، سیتامڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک، روزے، تراویح، شب قدر اور اعتکاف کے فضائل ومسائل

روزہ ورمضان

فضائل واحکام

تالیف

مولانا محمد سالم انظر قاسمی بھرونوی سیتامڑھی

امام وخطیب مسجد کوثر چنگیری داونگرہ کرناٹک

ناشر

مکتبہ حمیدیہ، مقام بھرون، ضلع، سیتامڑھی

تفصیلات

نام کتاب : روزہ ورمضان مسائل احکام

مولف : محمد سالم انظر قاسمی بھرونوی سیتامڑھی مقیم حال چنگیری کرناٹک

صفحات : 64 موبائل نمبر:09739721048

تعداد : ایک ہزار(1000) قیمت:75(RS)

ناشر : مکتبہ حمیدیہ، مقام بھرون، ضلع سیتامڑھی (بہار)

سن اشاعت اولیٰ : شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مئی 2015ء

اشاعت ثانی : جمعہ ۲۰/ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، مارچ 2021ء

ملنے کے پتے

کتب خانہ نعیمیہ دیو بند

مدرسہ فیض عام مدنیہ قاضی محلّہ چنگیری، ضلع داونگیرہ کرناٹک

قاسمی شفاخانہ نزد کوثر مسجد چنگیری

جامعہ مدینۃ العلوم جگولیا، پوسٹ بھلورہ ضلع مظفر پور بہار

جامعۃ الہدیٰ، فیض نورتن، غازی پور بھلہی، سیتامڑھی بہار

فہرست مضامین

مرکزی عناوین	صفحہ نمبر	مرکزی عناوین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	4	روزے میں کیا مکروہ ہیں	40
رمضان المبارک کے فضائل	5	کن مجبوریوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے	41
چاند دیکھنے کے مسائل	13	**عورتوں کے خاص مسائل**	43
روزے کے فضائل	16	نماز تراویح	47
فرضیت روزہ	16	شب قدر	49
روزہ کے ضروری مسائل	21	**اعتکاف**	51
روزہ کی قسمیں	21	اعتکاف کے فضائل	51
روزہ کس پر فرض ہے	23	اعتکاف کی قسمیں	54
نیت کے مسائل	23	اعتکاف کے شرائط	54
سحری کے مسائل	25	رمضان کا اعتکاف	55
افطار کے مسائل	27	اعتکاف میں کیا جائز ہے	56
وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا	28	اعتکاف توڑنے والی چیزیں	59
جن چیزوں سے قضا واجب ہے	32	اعتکاف کی قضا	61
جن چیزوں سے کفارہ واجب ہے	35	مکروہات اعتکاف	61
قضا و کفارہ و فدیہ کے مسائل	36	مستحبات اعتکاف	61
فدیہ ادا کرنے کی صورتیں	39	عورتوں کا اعتکاف	62
روزے میں کیا مستحب ہیں	40	**حوالہ جات**	64

پیش لفظ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین : اما بعد

رمضان المبارک کی صحیح قدردانی کے لئے اس کی فضیلت و اہمیت کو سمجھنا اور مسائل سے واقف ہونا بہت ضروری ہے، ورنہ رمضان سے دلی محبت کے باوجود اس کی سعادتوں سے محرومی ہوجائے گی، یہ کتاب اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے ہے، جس میں پہلے رمضان کے فضائل اور روزے کی اہمیت بیان کئے گئے ہیں اس کے بعد روزے ،شب قدر، تراویح اور اعتکاف کے تمام ضروری واہم مسائل ذکر کئے گئے ہیں، زبان و الفاظ میں سادگی اور عوامی ذہنیت کا خاص خیال کیا گیا ہے۔

یہ کتاب دراصل احقر کے نوٹس (یادداشت) ہیں جو ہر سال رمضان کے موقع پر مسائل بیان کرنے کے دوران جمع کئے گئے تھے، ہر سال دسیوں کتاب کا مطالعہ اور پھر ان کتابوں کا ہر جگہ مہیا ہونا کتنا مشکل ہے،اس لئے اپنی کاہلی اور بار بار مطالعہ کی مشقت سے بچنے کے لئے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اسے کچھ اضافے کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کردیا جائے اور الحمد للہ اب یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

کمی وکوتاہی سے انسان مبرا نہیں ہے اس میں جو اچھائیاں ہیں وہ خدا کی جانب سے ہیں اور جو خرابیاں ہیں وہ میرے نفس یا شیطان کی طرف سے ہیں، پس ناظرین سے درخواست ہے کہ پسند آئے یا اس کتاب سے کوئی فائدہ ہو تو احقر اور اس کے والدین کے لئے صحت ومغفرت کی دعا کردیں۔

محمد سالم انظر قاسمی بن حمید الرحمٰن صاحب بھرون، مقیم کوثر مسجد چنگیری کرناٹک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کے فضائل

رمضان المبارک کا اسلامی مہینے کے اعتبار سے نواں نمبر ہے اور انتہائی عظمتوں کا حامل ہے اس کی فضیلتیں بے شمار ہیں، روزے کو رمضان سے اور رمضان کو روزے سے خصوصی لگاؤ ہونے کے باوجود رمضان کے فضائل مستقل بیان کئے گئے ہیں اس لئے سب سے پہلے رمضان المبارک کے فضائل پیش کئے جارہے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ھُدیً لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدیٰ وَالْفُرْقَانِ. فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْهُ الخ**: ماہ رمضان جس میں (ایسی برکت ہے کہ اس کے ایک خاص حصے یعنی شب قدر میں) قرآن مجید (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) بھیجا گیا، جس کا (ایک) وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعۂ) ہدایت ہے اور (دوسرا وصف یہ ہے کہ ہدایت کے طریقے بتلانے میں اس کا جز جز) واضح الدلالۃ ہے (اور ان دونوں وصفوں میں) منجملہ ان کتب (سماویہ) کے (ہے) جو کہ (انھی دو وصفوں سے موصوف ہے یعنی ذریعۂ) ہدایت (بھی) ہیں اور (وضوح دلالت کی وجہ سے حق وباطل کے درمیان) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں، سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہوں اس کو ضرور اس میں روزہ رکھنا چاہئے (خلاصہ تفسیر معارف القرآن، ۱/۴۴۷)۔

اس آیت کریمہ سے رمضان المبارک کی خصوصی فضیلت آشکارا ہے کیوں کہ قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب کا نزول اسی ماہ میں ہوا، اس لئے کہ قاعدہ یہ ہے کہ

جب کوئی عظیم شخصیت آتی ہے تو اس کے استقبال میں اسٹیج لگائے جاتے ہیں، گھر گھر کو سجایا جاتا ہے، قرآن مجید جملہ کتابوں کی سردار اور پچھلی امتوں کی تمام صحیفوں سے بہتر کتاب ہے اس لئے اس کے نزول کے استقبال میں رمضان کو شب ِقدر ،اعتکاف اور روزوں وغیرہ سے سجایا گیا، پھر قرآن مجید نازل کیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ رمضان المبارک جو بذات خود مقدس ہے قرآن مجید کے نزول نے اس کے تقدّس میں اور چار چاند لگا دیئے ہیں، اور اسی سے قرآن اور رمضان کا آپسی جوڑ و تعلق بھی معلوم ہوگیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے میں قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا خاص اہتمام کیا جانا چاہئے، چنانچہ خود اللہ کے نبی ﷺ اس ماہ مبارک میں جبرئیل امین کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اور جس سال وفات ہوئی اس سال دو مرتبہ دور فرمایا۔

روزے کے لئے ماہِ رمضان کی تخصیص

روزہ کے لئے ماہ رمضان کی تخصیص اس لئے کی گئی ہے کہ نہ صرف اس میں نزول قرآن ہوا بلکہ تمام آسمانی کتابیں اس ماہِ مبارک میں انسانی ہدایت کا سرچشمہ لے کر آئیں، امام احمد اور طبرانیؒ کی روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ابراہیمی صحیفے رمضان کی پہلی شب میں، تورات چھٹی شب میں، انجیل تیرھویں شب میں اور قرآن کریم رمضان کی چوبیسویں شب میں نازل فرمائے گئے، لیکن اکثر کی رائے ہے کہ شب قدر ستائیسویں شبِ رمضان ہے جس میں قرآن نازل ہوا، چنانچہ سورۂ قدر میں لفظ لیلة القدر تین دفعہ لایا گیا ہے اور اس مجموعہ کے لفظ نو حرف ہیں اس طرح مجموعہ ستائیس بنتا ہے، تو اس ماہ کا روزے کے لئے مخصوص ہونا نزولِ قرآن کی یادگار ہے اس لئے تراویح وغیرہ میں بکثرت کلام پاک تلاوت کی جاتی ہے (کمالین تفسیر جلالینؒ،۱، بر تفسیر آیت ۱۸۵)۔

رمضان ہزار ہا عظمتوں کا حامل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آ رہا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت مؤکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی (نفلی) کے کام کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر شخص کو تو وہ چیز حاصل نہیں جس سے روزہ افطار کرائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے ایک گھونٹ دودھ سے یا ایک کھجور سے یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرایا، اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے، اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (و نوکر) کا کام ہلکا

کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔

اے لوگو! اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو (۱) کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ (۲) استغفار (گناہوں کی معافی) (۳) جنت کی طلب ودعا (۴) جہنم کی آگ سے پناہ، (مشکوٰۃ: ۱۸۶۸۔ بحوالہ بیہقی ۳/۳۰۵)۔

رمضان مؤمنوں کے لئے نعمت شیاطین کے لئے مصیبت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ ،وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ ،وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ: ۱۸۶۰)۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، دوسری روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے، اور ایک تیسری روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتْ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ ،وَیُنَادِیْ مُنَادٍیَابَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ، وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (ابن ماجہ، ترمذی مسند احمد۔ مشکوٰۃ ۱۸۶۴)۔

جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو قید کردیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں ان میں کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی بند نہیں

کیا جاتا، اور ایک ندا دینے والا یہ اعلان کرتا ہے ”اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور او بُرائی کا ارادہ کرنے والے پیچھے ہٹ جا، اور اللہ کے لئے (رمضان میں) بہت سے لوگ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں اور یہ معاملہ ہر رات ہوتا ہے۔

رمضان جہنم سے لاکھوں افراد کی آزادی کا ذریعہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اِنّ لِلّٰهِ عَزّ وَجلّ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِتَّ مِأَةِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِنَ النّارِ ،فَاِذَاکَانَ کَانَ اٰخِرَ لَیْلَةٍ اَعْتَقَ اللّٰهُ بِعَدَدِ مَنْ مَضیٰ** ،اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گذشتہ آزاد شدہ لوگوں کے بقدر لوگ ایک ہی رات میں آزاد کئے جاتے ہیں (کتاب المسائل ۱۱۸/۲، بحوالہ: ترغیب وترہیب ۶۳/۲)۔

رمضان میں گناہوں کی معافی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وّ اِحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّ مَ مِنْ ذَنْبِهِ ،وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وّ اِحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّ مَ مِنْ ذَنْبِهِ ،وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وّ اِحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّ مَ مِنْ ذَنْبِهِ** (بخاری ومسلم، مشکوۃ شریف: ۱۸۶۲)۔

ترجمہ: جو شخص ایمان اور ثواب کے یقین کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے، اور جو شخص ایمان اور ثواب کے یقین کے ساتھ رمضان کی عبادت (خصوصاً تراویح) کرے اس کے پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے، اور جو شخص ایمان اور ثواب کے یقین کے ساتھ شب قدر میں عبادت میں مشغول رہے اس کے پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

رمضان اور قبولیت دعا

دعا کی قبولیت کو بھی اس ماہِ مبارک سے خصوصی لگاؤ ہے چنانچہ قرآن مجید نے روزے کے تذکرے کے درمیان دعا کا خصوصی ذکر فرما کر اسی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے ہر دن ورات میں مؤمن کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (فضائل رمضان از: حضرت شیخؒ بحوالہ: بزار وترغیب)۔

البتہ دعا کی قبولیت میں حرام مالوں سے اجتناب شرط ہے جیسا کہ قرآن نے روزے کے بیان کے آخر میں اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے، حرام مال کی نحوست ایسی چیز ہے کہ رمضان جیسی قبولیت کے اوقات میں بھی دعا رد کر دی جاتی ہے۔

رمضان میں اُمت محمدیہ ﷺ پر پانچ اہم انعامات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خاص چیزیں دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی بھی امت کو عطا نہیں ہوئیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے (۲) ان کے لئے سمندر کی مچھلیاں افطار کے وقت تک استغفار کرتی رہتی ہیں (۳) اللہ تعالیٰ جنت کو ہر روز آراستہ کر کے فرماتے ہیں ''عنقریب میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں گے (۴) سرکش شیاطین رمضان میں قید کر دئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ رمضان کے زمانہ میں ان برائیوں تک نہیں پہونچتے جن بُرائیوں کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں (۵) رمضان کی آخری رات میں ان کے لئے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مغفرت شب قدر میں ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا

نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ کام ختم ہونے کے وقت مزدور کو پوری اجرت دیدی جاتی ہے (فضائل رمضان از: حضرت شیخ بحوالہ: مسند احمد بیہقی، ابن حبان)۔

رمضان کے استقبال میں جنت کوسجایا جانا

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: رمضان کے لئے جنت کو شروع سال سے اگلے سال تک سجایا جاتا ہے، پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک مخصوص ہوا عرش خداوندی سے چلتی ہوئی جنت کے پتوں سے ہوکر گذرتی ہوئی خوبصورت آنکھوں والی حوروں تک پہونچتی ہے تو وہ عرض کرتی ہیں "اے پروردگار! ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے منتخب فرما جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور ان کو ہمارے ذریعہ سے آنکھوں کا سکون نصیب ہو" (مشکوٰۃ: ۱۸۷۰ بحوالہ: بیہقی شریف)۔

نبی کریم ﷺ اور استقبال رمضان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جتنا شعبان کے ایام گننے کا اہتمام فرماتے تھے اتنا دیگر کسی مہینے کا اہتمام نہ فرماتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اور اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو تیس کا عدد پورا فرماتے، (مشکوٰۃ: ۱۸۸۳۔ بحوالہ ابوداؤد شریف)۔

رمضان کی قدر نہ کرنا بربادی ہے

حضرت جبریل علیہ السلام نے تین شخصوں کے لئے بددعا کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر آمین فرمائی ہے (۱) جو والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور جنت کا حقدار نہ بنے (۲) جو شخص حضور ﷺ کا نام سنے اور آپ ﷺ پر درود

نہ پڑھے (۳) جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت نہ کروالے، (کتاب المسائل بحوالہ: ترغیب وترہیب ۲/۵۶، بیہقی ۲/۲۱۵)۔

معجم طبرانی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو (خواب میں) دیکھا کہ وہ پیاس سے ہانپ رہا تھا، جب بھی وہ حوض پر وارد ہوتا' اسے روک دیا جاتا (یہ وہ شخص ہے کہ) جب اس کے پاس رمضان کا روزہ آیا تو اس نے اس کو پانی دیا اور سیر کر دیا (یعنی روزہ نہیں رکھا)۔ منہاج المسلم اردو ص:۴۴)۔

رمضان کے روزوں کا بدل نہیں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے کسی ایک دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور بیماری کے چھوڑ دے تو زمانہ بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتا اگر چہ وہ روزہ رکھتا رہے (مشکوٰۃ: ۱۹۱۵۔ بحوالہ ابوداؤد شریف)۔

چاند دیکھنے کے مسائل

اسلامی حساب سے ایک مہینہ اُنتیس دن سے کم اور تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا، اور اس کا ثبوت چاند کے اعتبار سے ہوتا ہے، اسی لئے دوسرے مہینوں کا چاند دیکھنا مستحب اور شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھنا اور اور دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع (چاند نکلنے کی جگہ) پر ڈھونڈنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھا جائے، اور چاند نظر نہ آنے کی صورت میں جب کہ مطلع صاف (یعنی آسمان پر بادل وغیرہ اور گردوغبار نہ) ہو تو صبح کو روزہ نہیں رکھا جائے گا، اور اگر مطلع پر بادل یا گردوغبار چھایا ہوا ہو تو صبح کو نصف النہار شرعی (اس کی تعریف نیت کے مسائل میں دیکھئے) سے پہلے تک کچھ نہ کھانا پینا چاہئے اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کی جائے، ورنہ کھانا پینا جائز ہوگا۔

مسئلہ: انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کو روزے کی نیت اس طرح کرنا کہ چاند ہو گیا ہو گا تو رمضان کا روزہ نہیں تو نفل کا ہو جائے گا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً بادل یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیز گار سچّے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور بظاہر دیندار معلوم ہوتا ہو تو اس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

مسئلہ: اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عیدین کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات

کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے۔

مسئلہ: مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیز گار سچے مردوں یا اسی طرح ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نزدیکی شہر یا ملک سے چاند کی خبر معتبر طریقے سے آئے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، اور نزدیکی شہر سے مراد یہ ہے کہ جہاں کی خبر مان لینے کی صورت میں ہمارے یہاں مہینہ (۲۹) انتیس دن سے کم یا (۳۰) سے زائد نہ ہوں، لہذا جن شہروں کی خبر ماننے کی صورت میں مہینہ انتیس دن سے کم یا تیس دن سے زیادہ ہونا لازم آئے وہاں کی خبر معتبر نہیں ہے خواہ کتنے ہی وثوق اور بھروسہ مند طریقے سے خبر آئے، مثلاً سعودیہ کی خبر ہندستان والوں کے لئے معتبر نہیں' کیوں کہ ہندوستان وعرب میں ایک دن کی تاریخ کا فرق ہوتا ہے، اسی مسئلے کو فقہاءؒ اختلافِ مطالع قریبہ وبعیدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

مسئلہ: اگر ایک شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں ہوئی اور اس کے علاوہ کسی نے چاند نہیں دیکھا نہ روزے رکھے گئے تو بھی اس شخص پر روزے رکھنا واجب ہے اور اگر اس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور ابھی عید کا چاند نہیں دیکھا گیا تو یہ شخص سب کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے گا۔

مسئلہ: چاند کے سلسلے میں ماہرین فلکیات یا سائنسدانوں کا قول چاند دیکھے بغیر شرعاً معتبر نہیں، البتہ دوربین، یا ہیلی کاپٹر سے جو کم اونچائی میں پرواز کرتا ہے اور اُفق پر جا کر چاند دیکھے، یا اسی طرح ہیلی کاپٹر کی طرح ہوائی جہاز سے جو نیچے کی طرف پرواز کرتا ہو چاند دیکھے تو ان سب کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: جن علاقوں میں مطلع ہمیشہ ابر آلود رہتا ہو وہاں کسی قریبی شہر کی معتبر خبر

کا اعتبار کر کے روزہ رکھا جائے گا۔

مسئلہ: ریڈیو ٹیلی ویژن اخبارات یا ٹیلی فون وغیرہ پر معتبر طریقے یا اسلامی رویتِ ہلال کمیٹی کی طرف سے روزے کا اعلان ہو یا خبر آئے تو اس کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔

چاند اور اس سے متعلق بہت سارے اہم مسائل دوسری بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں، انشاءاللہ آئندہ ممکن ہوا تو پیش کیا جائے گا۔

روزے کے فضائل

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:۱۸۳) : اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی امتوں (کے لوگوں) پر فرض کیا گیا تھا، اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ متقی بن جاؤ) کیوں کہ روزہ رکھنے سے عادت پڑے گی نفس کو اس کے متعدد تقاضوں سے روکنے کی، اور اسی عادت کی پختگی بنیاد ہے تقویٰ کی (خلاصہ تفسیر معارف القرآن ۱/۴۴۲)۔

روزہ روحانی، اخلاقی، اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور طبّی ہر لحاظ سے ایک بہترین عبادت ہے اور زمانۂ قدیم سے مختلف شکلوں اور نوعیّتوں کے ساتھ خدا کے حکم سے انسانوں میں مروج رہاہے، اسلام جوایک جامع اور مکمل مذہب ہے اس عظیم الشان عبادت سے کیسے خالی رہ جاتا، روزہ کا مقصد محض فاقہ کرنا اور اپنے جسم کو تکلیف ومشقت میں ڈالے رکھنا نہیں ہے بلکہ نفسِ انسانی کی تہذیب واصلاح، پرہیزگاری اور تقویٰ وطہارت، نفس کی خواہشوں کو قابو میں رکھنے کا مشق بہم پہونچاتا ہے جس کی طرف لعلکم تتقون میں اشارہ ہے، یعنی کھانے پینے اور صحبت سے بنیت روزہ دن بھر رکنا تو روزہ کی صورت ہے لیکن حقیقت وروح کچھ اور ہے۔

فرضیت روزہ: ماہ رمضان المبارک کا روزہ بروز پیر شعبان المعظم ۲ھ میں فرض ہوا، اس سے قبل مسلمان محرم الحرام اور مہینے کے تین روزے رکھتے تھے، رمضان کی فرضیت کے بعد وہ سب بحیثیت سنت باقی رہ گئے اور ان کی فرضیت منسوخ ہوگئی، روزہ اسلام کے ارکان میں سے تیسرا اہم رکن ہے اس کا منکر کافر ہے

اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور سخت گناہ گار رہے، اور ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ: حدیث نمبر ۲)۔

روزے کے فضائل بے شمار ہیں ذیل میں چند احادیث شریفہ کے ذریعے اس پر روشنی ڈالی جارہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

روزے داروں کا خصوصی اکرام

حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: **فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَایَدْخُلُه اِلَّا الصَّائِمُوْنَ** ۔ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریّان ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے (مشکوٰۃ: ۱۸۶۱ بحوالہ: بخاری ومسلم)۔

روزہ اور قرآن کی سفارش

حضرت عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندے کے لئے (قیامت کے دن) سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، قرآن کریم کہے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش

قبول فرما پس ان دونوں کی شفارش قبول کی جائے گی (مشکوٰۃ:۱۸۶۶بحوالہ بیہقی شریف)۔

روزے دار کی دعا ردّ نہیں کی جاتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں (۱) روزہ دار کی دعا افطار کے وقت (۲) انصاف پرور حاکم کی دعا (۳) مظلوم کی دعا (کتاب المسائل ۱۴۲/۲، بحوالہ: ترغیب وترہیب ۵۳/۲)۔

روزہ صحت مندی کا ضامن

آپ ﷺ نے فرمایا: اُغْزُوْا تَغْتَنِمُوْا ،صُوْمُوْا تَصِحُّوْا، وَسَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا: جہاد کرو مال غنیمت حاصل کروگے،روزہ رکھو صحت مند رہوگے اور سفر کرو دوسروں سے بے نیاز رہوگے، (کتاب المسائل ۱۴۵/۲ بحوالہ: ترغیب وترہیب ۴۹/۲)۔

روزہ بدن کی زکوٰۃ

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اَلصِّیَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَعَلٰی کُلِّ شَیءٍ زَکوٰۃٌ وَزَکوٰۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ: روزہ آدھا صبر ہے اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے، (کتاب المسائل ۱۴۵/۲ بحوالہ: ترغیب وترہیب ۴۹/۲)۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشَرِ اَمْثَالِھَا اِلیٰ سَبْعِ مِاَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرَۃٍ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ

وَلَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ،والصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفَثْ وَلَا يَصْخبْ فَإِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ (مشکوٰۃ:۱۸۶۳، بحوالہ بخاری شریف ۲۵۵/۱، مسلم شریف ۱۷۳/۱)۔

ترجمہ: آدمی کے ہر عمل کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک بڑھادیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں (یا میں ہی اس کا بدلہ دوں گا) کیوں کہ روزہ دار اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو صرف میرے لئے چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خاص خوشیاں ہیں ایک اس کے افطار کے وقت اور دوسرے جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا، روزہ دار کے منھ سے آنے والی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ (گناہوں سے اور جہنم سے بچنے کا) ڈھال ہے، جب تم میں کوئی روزہ سے ہوتو اپنی زبان سے بُری بات نہ نکالے اور شور شرابہ نہ کرے اگر کوئی اسے بُرا بھلا کہے یا جھگڑا کرے تو یہ جواب دیدے کہ میں روزہ دار شخص ہوں۔

روزے کی حالت میں جھوٹی باتوں سے بچیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَولَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ: جو شخص جھوٹ بولنا (جس میں جھوٹی گواہی بھی داخل ہے) اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے (مشکوٰۃ:۱۹۰۱، بخاری شریف ۲۵۵/۱)۔

روزے کو ادب واحترام سے گذاریئے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَّيْسَ لَه‘ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمأُ وَ کَمْ مِنْ قَائِمٍ لَّيْسَ لَه‘ مِنْ قِيَامِهٖ اِلّا السَّهْرُ : بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں سوائے رات جاگنے کے کچھ نہیں ملتا (مشکوۃ:۱۹۱۶، بحوالہ: دارمی)۔

روزے میں زبان کی حفاظت کریں

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: مَاصَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ : جو شخص لوگوں کے گوشت کھاتا رہا (یعنی غیبت کرتا رہا) اس نے گویا روزہ ہی نہیں رکھا (کتاب المسائل ۲/۱۴۳، بحوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۷۳)۔

غیبت کرنا تو ہر حال میں ہمیشہ گناہ ہے لیکن روزے کی حالت میں گناہ کے ساتھ ساتھ روزے کا ثواب بھی ختم ہو جاتا ہے اس لئے دوہرا نقصان ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ چند عورتیں روزہ سے تھیں مگر انھیں بے انتہا پیاس محسوس ہوئی جس سے جان کا خطرہ ہو گیا حضور ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو آپ کے سامنے ان عورتوں کو بلوا کر ایک برتن میں الٹی کروائی گئی تو برتن خون پیپ سے بھر گیا، آپ نے فرمایا: ان عورتوں نے حلال پر روزہ رکھا اور حرام بات پر افطار کیا یہ دونوں پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں، یعنی غیبت کرتی رہیں (مسند احمد ۵/۴۳۱)۔

لہذا روزے کی حالت میں زبان کو چغل خوری، غیبت گالی گلوچ ہر طرح کی برائیوں میں محفوظ رکھنا ضروری ہے ورنہ روزے کی نورانیت نہیں مل سکتی۔

☆☆☆

روزہ کے ضروری مسائل

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع یعنی نفسانی خواہش پوری کرنے سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) فرض مُعَیّن: یعنی رمضان المبارک کے روزے جو سال بھر میں ایک مہینہ کے لئے متعین ہیں۔

(۲) **فرض غیر مُعَیّن**: کسی عذر یا بلا عذر رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے جن کی قضا فرض ہے لیکن غیر معین ہے یعنی کسی دن میں خاص نہیں جب چاہے ادا کر سکتا ہے۔

(۳) **واجب معین**: کسی خاص دن یا خاص تاریخ میں روزے رکھنے کی منت ماننے سے اس دن یا اس تاریخ میں روزے واجب ہو جاتے ہیں، جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو جاؤں تو خدا کے واسطے شعبان کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا، اسی کو ''نذرِ معین'' بھی کہتے ہیں۔

(۴) **واجب غیر معین**: کفاروں کے روزے اور وہ منت جس میں کسی تاریخ کی نیت نہیں کی مثلاً ''اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں تین روزے رکھوں گا'' منت کے اس روزے کو ''نذر غیر معین'' بھی کہتے ہیں۔

(۵) **سنت روزے**: روزوں میں کوئی روزہ سنتِ مؤکدہ نہیں ہے، البتہ جن دنوں میں آنحضرت ﷺ سے روزے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انھیں سنت روزے کہتے ہیں جیسے: عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ (اور اس کے ساتھ نویں یا گیارھویں کا ایک روزہ کل دو روزے، اس روزے کا ثواب پچھلے ایک

سال کا گناہ معاف) عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ (اس روزے کا ثواب اگلے پچھلے دوسال کے گناہ معاف)،اورایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

(۶)نفل ومستحب روزے : فرض،واجب اورسنت روزوں کے بعدتمام روزے مستحب ہیں لیکن ان میں بعض روزوں کا ثواب زیادہ ہے،جیسے :شوال کے چھ روزے،ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ،جمعہ کے دن کا روزہ ،پیرو جمعرات کے دن کے روزے۔

(۷)مکروہ روزے :صرف سنیچر کے دن رکھنایاعاشورہ کاصرف ایک روزہ،نوَروز(آگ پرستوں کے عید) کے دن کا روزہ،شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کاروزہ سب مکروہ ہے۔

(۸)حرام روزے :سال بھرمیں پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ حرام ہے(۱) عیدالفطر اورعیدالاضحیٰ کے دن کے روزے اورایّام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں اورتیرھویں تاریخوں کے روزے۔

ان کے علاوہ کچھ روزے لوگوں نے اپنی طرف سے نکال لئے ہیں جو یقیناً بدعت ہیں،جیسے:(۱)رجب کی ستائیس تاریخ کا روزہ،(۲)سولہ سیدہ کا روزہ،یہ شیعوں اور رافضیوں کی ایجاد ہے (۳) بارہ ربیع الاول کا یعنی حضورﷺ کی پیدائش ووفات کے دن کا روزہ (۴) ربیع الثانی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا روزہ،یہ سارے روزے جاہلوں نے اپنی طرف سے یونہی بنالئے ہیں،قرآن وحدیث میں ان روزوں کا ثبوت ہے نہ حکم لہذا یہ بدعت ہیں۔

☆☆☆

روزہ کس پر فرض ہیں

رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد وعورت پر فرض ہے ،اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر کسی عذر کے چھوڑنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔

مسئلہ: اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بالغ ہونے سے پہلے ہی روزے رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے،جس بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہوتو جتنے روزے رکھ سکتا ہے اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں۔

مسئلہ: جو بچہ دس سال کا ہوجائے اور روزہ میں لاپرواہی کرتا ہے تو جس طرح نماز چھوڑنے پر دس سال کے بچے کو مارنے کا حکم ہے اسی طرح روزے چھوڑنے پر بھی مناسب تنبیہ کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت بچہ بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا تو شام تک اس کو روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

نیت کے مسائل

مسئلہ: روزے کے لئے نیت شرط ہے اور رمضان المبارک کے ہر روزے کی الگ الگ نیت ضروری ہے،نیت دل کے ارادے کا نام ہے لہذا روزے کی نیت دل سے کر لینا کافی ہے اگر زبان سے بھی کہہ لیا جائے تو اچھا ہے،(مثلاً: یا اللہ صبح کا یا آج کا میرا روزہ ہے)۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ رمضان، نذرِ معین اور سنت ونفل روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لی جائے ورنہ نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے کرنا ضروری ہے اس کے بعد کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔

مسئلہ: نصف النہار شرعی کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق (یعنی سحری ختم ہونے کے وقت نہ کہ سورج نکلنے کے وقت) سے لے کر سورج غروب ہونے تک کتنا وقت ہوتا ہے اس کا آدھا حصہ کتنا ہے وہ دیکھ لیا جائے مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے سورج غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: صرف رمضان، نذر معیّن اور (سنت و) نفل روزوں کی نیت کا وقت نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے ہے، لیکن نذر غیر معین قضا و کفارہ روزوں کے لئے رات ہی سے (صبح صادق سے پہلے) نیت شرط ہے۔

مسئلہ: روزے کی شروعات صبح صادق سے ہوتی ہے لہذا اگر کوئی عشاء کے بعد ہی روزے کی نیت کر کے سو گیا تب بھی اس کو صبح صادق تک کھانا پینا جائز ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص روزے کی نیت کر کے سویا مگر نینداس وقت کھلی جب کہ صبح صادق ہو چکی تھی لہذا سحری کا موقع نہ ملا اب اگر یہ چاہے کہ نیت بدل لوں اور روزہ نہ رکھو تو ایسا نہیں کرسکتا اسے روزہ رکھنا ہی پڑے گا، لیکن اگر توڑ دیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ رمضان کا روزہ تھا یا نفل کا اگر رمضان کا روزہ تھا تو چوں کہ یہ نیت کرنے کے بعد جان بوجھ کر روزہ توڑا ہے لہذا اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا اور اگر یہ نفل روزہ تھا تو اب توڑنے کی وجہ سے اس پر واجب ہو گیا لہذا بعد میں قضا کرنا پڑے گا۔

مسئلہ: نیت بدلنے کا اختیار صبح صادق سے پہلے پہلے ہے صبح صادق کے بعد نیت نہیں بدلا جاسکتا۔

مسئلہ: اگر مسافر آدھے دن سے پہلے مقیم ہو گیا (یعنی اپنے وطن یا وطن اقامت واپس آ گیا) اور اب تک اس نے روزہ توڑنے والا کوئی کام نہیں کیا تو اس کو اس دن کے روزے کی نیت کر کے روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور اگر آدھے دن کے بعد آیا

تواب اس کی نیت معتبر نہ ہوگی تاہم اسے روزہ داروں کی طرح دن گذارنا چاہئے۔

مسئلہ: اگر کوئی بچہ شرعی دن سے پہلے بالغ ہوا اور اس نے روزہ توڑنے والا کوئی کام نہیں کیا ہے تو نفل روزے کی نیت کرسکتا ہے، برخلاف اس کے کوئی کافر ایمان لایا تو اس کے نفل کی نیت معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ: رمضان المبارک، نذرِ معین اور سنت و نفل روزوں کی نیت میں چاہے تو خاص انھی روزوں کا نام لے کر روزہ رکھے یا بس یہ ارادہ کرلے کہ میں روزہ رکھتا ہوں یا نفل کی نیت کرتا ہوں بہر صورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معین کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ: نذرِ غیر معین، کفارے اور قضائے رمضان کی نیت خاص ان روزوں کا ارادہ کر کے کرنا ضروری ہے۔

سحری کے مسائل

رات کے اخیر حصے میں اٹھ کر کچھ کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں، روزے کے لئے سحری کھانا مسنون ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے اسے برکت والا عمل قرار دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ اہل کتاب (یہودیوں وعیسائیوں) اور مسلمانوں کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے (مشکوٰۃ:۱۸۸۶،بحوالہ مسلم)۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کیا کرو کیوں کہ سحری میں برکت ہے (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ:۱۸۸۵)۔

مسئلہ: سحری میں تاخیر مستحب ہے لیکن صبح صادق سے کم از کم پانچ منٹ پہلے فارغ ہو جانا چاہئے، اتنی تاخیر مکروہ ہے جس سے روزے میں شبہ پیدا ہو جائے۔

مسئلہ: سحری کا وقت صبح صادق پر ختم ہو جاتا ہے چاہے اذان ہو یا نہ ہو، البتہ اگر کہیں اذان یا سائرن بالکل سحری کے ختم پر ہوتی ہے تو یہ سحری ختم ہونے کی

علامت ہے اب کچھ بھی کھانا پینا درست نہ ہوگا۔اگر معلوم ہے کہ سائرن ایک دومنٹ پہلے بجتا ہے تو سائرن بجتے وقت کھا پی سکتے ہیں لیکن احتیاط یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے ہی یا کم ازکم بجتے ہی کھانا پینا چھوڑ نا دینا چاہئے۔

مسئلہ:اگرکوئی ایسے وقت سوکر اٹھے کہ صبح صادق ہوچکی ہے اب جلدی سے سحری کھالے تواس کا اعتبار نہ ہوگا اور روزہ بھی نہیں ہوگا۔

مسئلہ:سحری کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں ہے بغیر کھائے بھی روزہ ہوجاتا ہے البتہ سنت کے ثواب سے محرومی ہوگی اس لئے کم ازکم ایک گھونٹ پانی یا ایک کھجور تو ضرور کھانی چاہئے ،البتہ اگرکوئی اس وجہ سے کہ سحری نہیں کھاپایا اس لئے اس دن کا روزہ ہی چھوڑ دیا تو یہ جائز نہیں ہے، بہرصورت روزہ رکھنا چاہئے۔

آج کل بہت سے لوگ سحری نہ کھانے کا بہانہ بنا کر روزہ توڑتے اور چھوڑتے رہتے ہیں ،لہذا اگر کبھی سحری چھوٹ جائے تو روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے کہ ایک سنت چھوٹنے سے فرض کو نہیں چھوڑا جاسکتا، یہ بھی یادرہے کہ کسی نے بغیر سحری کھائے روزہ کی نیت کرلی اب اگر وہ صبح صادق کے بعد دن کے کسی بھی حصے میں بلا شدید مجبوری روزہ توڑتا ہے تو اس پر قضاو کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ:سحری میں صبح صادق تک جتنا چاہے کھاسکتے ہیں لیکن اتنا نہ کھائے کہ دن بھر ڈکار آتی رہے یا روزے کا احساس ہی نہ ہو،روزے کا احساس ہوگا تبھی روزے کے اصلی فوائد ظاہر ہوں گے۔

تنبیه: سحری میں ایک دوسرے کے اٹھانے کا اہتمام کرنا تو بہت اچھی بات ہے لیکن اس طرح اٹھانا کہ بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو تکلیف ہو، ناجائز ہے۔

☆☆☆

افطار کے مسائل

سورج غروب ہونے کے بعد روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں، افطار کا وقت ہو جانے کے بعد اس میں جلدی کرنا مسنون اور بلا وجہ دیر کرنا مکروہ ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (بخاری ومسلم ،مشکوۃ:۱۸۸۷) لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، ایک حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْراً (مشکوٰۃ:۱۸۹۱،بحوالہ ترمذی) میرے بندوں میں سب سے محبوب وہ ہے جو افطاری میں جلدی کرتے ہیں۔

مسئلہ: کھجور، چھوہارے یا پانی سے روزہ کھولنا سنت ہے۔ **مسئلہ**: افطار کے وقت دعائیں بڑی کثرت سے قبول ہوتی ہیں لہذا اس وقت کو فضول باتوں یا کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھنے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے، افطار سے پہلے خصوصاً اس دعا کی کثرت کرنی چاہئے: یَاوَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْلِیْ، اے بڑی وسیع فضل فرمانے والے میری مغفرت فرما، اور روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ، اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے روزہ کھولا، اور روزہ کھولنے کے بعد یہ دعا پڑھے: ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ، پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہوگئیں اور اجر وثواب انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔

مسئلہ: اگر رمضان کے موقع پر کوئی غیر مسلم یا کوئی فاسق وفاجر آدمی افطاری کا سامان لاکر دے یا افطاری کے لئے پیسے دے تو اس کا لینا جائز ہے اور ان کی دی ہوئی چیزوں سے افطار درست ہے، تاہم تقویٰ کے خلاف ہے۔

مسئلہ: سحر وافطار میں ہمیشہ حلال مال کا استعمال کرنا چاہئے کیوں کہ اس

سے نہ روزے کا فائدہ ہوگا نہ ہی دعائیں قبول ہوں گی۔

مسئلہ: دوسروں کو افطار کرانا بھی بہت ثواب کا کام ہے اس کا کچھ نہ کچھ ضرور اہتمام کرنا چاہئے۔

مسئلہ: دوسروں کے یہاں افطار کرنا جائز ہے اس سے افطار کرنے والوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔

مسئلہ: سحری وافطار میں اسی جگہ کا اعتبار ہے جہاں روزہ دار رہتا ہے لہذا ہندوستان والا پاکستان کے اور دہلی والا ممبئی کے ٹائم سے افطار نہیں کرسکتا البتہ جن دوشہروں یا ملک کے ٹائم ایک جیسے ہیں وہاں یہ مسئلہ نہیں۔

مسئلہ: جو آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جائے اور یہاں اور وہاں کے ٹائم میں فرق ہو تو روزہ دار افطار یا سحری کے وقت جہاں ہوگا وہیں کے ٹائم کا اعتبار ہوگا اس کے وطن کا، ٹائم معتبر نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ہوائی جہاز پر سفر کرنے والا سورج کے غروب ہونے کے مطابق افطار کرے گا، اگر بلندی پر پرواز کر رہا ہے اور سورج نظر نہیں آتا تو مقامی ٹائم معلوم کر کے یا پھر اندھیرا ہونے کے قریب جب کہ سورج ڈوبنے کا اندازہ ہوگیا ہو تب افطار کرے گا۔

وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے؛ یا جماع (صحبت) کرلے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں خشک یا تر (کچی) مسواک کرنا جائز ہے، یہ خود حضور ﷺ سے ثابت ہے، مسواک چاہے نیم کی ہو یا پیلو وغیرہ کی سب جائز ہے اور صبح وشام ہر وقت درست ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں انجکشن لگانے، ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا،

البتہ ایسا انجکشن جو براہ راست دماغ یا معدہ تک پہونچے ایسی صورت میں ٹوٹ جائے گا۔اسی طرح گلوکوز (Glocose) چڑھانے ، خون ٹیسٹ کرانے ،اور خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا،لیکن اتنا خون نہیں نکلوانا چاہئے جس سے کمزوری پیدا ہوجائے اور روزہ توڑنے کی نوبت آئے۔

مسئلہ: اگر معدے وغیرہ کے ٹیسٹ کے لئے حلق یا ناک کے راستے سے دور بین والی نلکی ڈالی گئی جس میں کوئی چکناہٹ یا دواوغیرہ نہ ہواوراس کا ایک سرا باہر ہو تو صرف اس نلکی کے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،البتہ اس نلکی کے ساتھ کوئی دوسری چیز شامل ہوتو اندر جاتے ہی روزہ ختم ہوجائے گا۔

مسئلہ: دل کی بیماری والے اگر زبان کے نیچے کوئی ایسی گولی رکھتے ہیں جو وہیں رل مل کرختم ہوجاتی ہے اوراس کا کوئی اجزا تھوک کے ساتھ پیٹ میں نہیں پہونچتا ہوتو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر تھوک کے ساتھ دوا کا کوئی حصہ پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: تھوڑی سی قے آئی پھر خود ہی حلق میں واپس لوٹ گئی یا جان کرا سے نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔اسی طرح اگر خود بخود منھ بھر کر قے ہواس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن واپس حلق میں لوٹا لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں آکسیجن (Oxygen) کے ذریعے سانس لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں ڈائلیسس (Dialysis) یعنی گردہ کی دھلائی کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب کہ اس کا تعلق صرف خون کی صفائی کی حد تک ہو ورنہ اگر دوا وغیرہ کا حصہ پیٹ تک چلا گیا تو روزہ باقی نہیں رہے گا۔

مسئلہ: بعض دوائیں صرف سونگھی جاتی ہیں جیسے سردی وغیرہ کی دوائیں، بہر

حال سونگھنے والی کسی بھی دوا کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، ایسا ہی مرہم یا بام وغیرہ جو ناک و پیشانی کے اوپر یا بدن پر لگایا جائے جس کی بُو ناک میں بھی جاتی ہو ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر کوئی ایسی دوا سونگھنا جس کے کچھ ذرّات ناک کے راستے حلق میں جاتے ہوں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح خوشبو لگانے، پھول سونگھنے، عطر کو روئی میں لپٹ کر کان میں رکھنے، سر اور بدن میں تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہی حال گیس (gas) کا ہے وہ ہوا کی طرح ہے اس کے منھ میں جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں کان کا میل نکالنا یا سلائی ڈالنا روزہ کو نہیں توڑتا۔

مسئلہ: سرمہ لگانے اور آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح آنکھوں میں لینس (Lens) لگانا جائز ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں ناک کا اتنی زور سے سڑکنا جس سے رینٹ حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: دانت سے خون نکلا مگر پیٹ میں نہیں گیا یا دانت نکلوانے کی ضرورت پیش آئی اور اس طرح نکلوایا کہ خون حلق میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: چہرے کے پسینے یا آنسو کے چند قطرے بلا اختیار خود بخود حلق میں چلے گئے یا کسی کو منھ سے رال بہے اور منھ سے ٹپکنے سے پہلے نگل لیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر دانت میں چنے کے برابر کوئی غذا پھنسی رہ گئی اور اسے منھ سے نکالے بغیر اندر ہی اندر نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر وہ چنے کی مقدار سے بڑا ہو یا کم لیکن منھ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو روزہ ختم ہو جائے گا۔

مسئلہ: پانی سے کلی کرنے کے بعد منھ میں پانی کی جوتری (ٹھنڈک) باقی رہ

جاتی ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: پان کھانے کے بعد اگر خوب اچھی طرح منھ صاف کرلیا مگر اس کی سرخی (لالی) باقی رہ گئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ سرخی کے اثرات تھوک کے ساتھ منھ میں بھی چلا جائے تو بھی فرق نہیں پڑتا۔

مسئلہ: گرمی کی شدت یا پیاس کی سختی کم کرنے کے لئے غسل کرنا درست ہے اگرچہ پانی کی ٹھنڈک جسم میں پہونچ رہی ہو، اسی طرح رومال وغیرہ بھگا کر بدن یا سر پر رکھنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر سوتے ہوئے احتلام (یعنی غسل کی حاجت) ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رات میں بیوی سے ہمبستر ہوا اور اسی حالت میں روزہ رکھ لیا تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جلد سے جلد پاک ہونا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر کسی کو روزے کی حالت میں مذی نکل جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ: اگر کسی عورت کا تصور کیا یا کسی تصویر کو دیکھا یا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کا خیال کیا اور انزال ہوگیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن یہ سارے خیالات اچھے نہیں ہیں' ان سے بچنا چاہیئے ورنہ روزے کے اثرات وثواب زائل ہوجائیں گے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر بلا اختیار حلق کے اندر دھواں، گرد وغبار یا مکھی ومچھر وغیرہ چلا گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ جان بوجھ کر منھ میں دھواں نہ لینا' چاہے اگربتی کا ہو یا بیڑی وغیرہ کا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: غسل کے دوران یا بارش میں بھیگتے ہوئے یا دریا وغیرہ میں نہاتے

ہوئے بلا ارادہ روزہ دار کے کان میں پانی چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ،البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر کان میں ڈالے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔**مسئلہ**: کھارے سمندر کے پانی سے وضو کرنا یا نہانا درست ہے اس سے روزہ پر اثر نہیں پڑتا۔**مسئلہ**: کوئی زہریلی چیز ڈس لے یا بچھو وغیرہ کاٹ لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار اگر وقت ضرورت غیر روزہ دار کو کھلائے یا اس کے سامنے کھانا رکھے تو جائز ہے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بلاضرورت ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

تنبیہ: ہوٹل چلانے والے احباب کو چاہیئے کہ رمضان کی عظمت کے پیش نظر ہوٹل بند رکھیں تاکہ گناہ کا ذریعہ بننے میں آپ شامل نہ ہوں ،رزق کا مالک اللہ ہے وہ چاہے تو دن بھر کا رزق رات میں بھی دے سکتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتا ہے

مسئلہ: روزے کی حالت میں جان بوجھ کر تے کرنا چاہے منہ بھر کر ہو یا کم صحیح قول کے مطابق اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگا (بلا ارادہ قے آنے کا مسئلہ پہلے آچکا ہے)۔

مسئلہ: وضو اور غسل کرنے کے وقت یا یونہی ’’کلی‘‘ کیا اور بلا اختیار حلق میں پانی چلا گیا تو دیکھنا یہ ہے کہ اسے روزہ یاد تھا یا نہیں اگر روزہ یاد ہے تو ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی اور اگر روزہ یاد نہیں تھا تو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی روزے کی حالت میں سفر شروع کردے تو اب اس کو روزے پورے کرنے چاہیئے لیکن اگر بحالت سفر روزہ توڑ دے تو اس صورت میں صرف قضا

لازم ہوگی۔ **مسئلہ:** روزے توڑنے کا جواز سفر شروع کرنے کے بعد ہوگا، لہذا اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں ابھی صرف سفر کا ارادہ کرے اور یہ سوچ کر کے اب تو سفر کرنا ہی ہے سفر شروع کرنے سے پہلے ہی روزہ توڑ دے تو اب اس پر قضا وکفارہ دونوں لازم ہیں، کیوں کہ ابھی وہ مسافر میں شمار بھی نہیں ہوا اور روزہ توڑ دیا۔

مسئلہ: ناک یا کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن صرف قضا واجب ہے۔ **مسئلہ:** مٹی، پتھر، کنکر گھاس پھوس، کاغذ لکڑی یا کوئی بیکار چیز کھالے تو ان صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں مشت زنی کیا؛ یا بیوی سے بوس وکنار (پیار) کیا جس سے انزال ہوگیا تو ان تمام صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور صرف قضا واجب ہوگی؛ لیکن ان حرکتوں کی وجہ سے جن سے روزہ ٹوٹا ہے اس کا وبال وگناہ الگ رہے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر غلطی سے روزہ ٹوٹ گیا یا کسی کے دھمکی دینے سے روزہ توڑنا پڑا تو ان صورتوں میں صرف قضا لازم ہے۔

مسئلہ: احتلام سے اور بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کسی نے یہ خیال کر کے کہ احتلام اور بھول کر کھانے پینے کی وجہ سے میرا روزہ ختم ہوگیا؛ لہذا اب جان بوجھ کر کھا لیا یا پی لیا تو ان صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی لیکن اگر مسئلہ معلوم تھا پھر کھا لیا یا پی لیا تو اب قضا وکفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ: سخت بیماری کی صورت میں جب کہ جان کا خطرہ ہے یا کسی شدید نقصان کا ڈر ہے اور ماہر ڈاکٹر یہ بات کہہ رہا ہے تو اس صورت میں روزہ توڑنے پر صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے پھر اسی دن بیمار ہو جائے یا عورت تھی اور اسے حیض آ گیا تو ان صورتوں میں صرف قضا لازم ہوگی کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں ''انیما'' لینا (Enema) (یعنی پیٹ کی صفائی کے لئے پچھلے راستہ سے دوا چڑھانا) یا دوا یا پانی کے بھاپ کا بھپارہ لینا یا ''انہیلر'' (Inhaler) کا استعمال کرنا روزے کو فاسد کر دیتا ہے، اسی طرح کھانسی یا دمّہ میں آرام کے لئے لینے والی دواؤں کا حال ہے، اگر کوئی شخص بظاہر تندرست ہے صرف دمہ کا مریض ہے مگر ''انہیلر'' لئے بغیر گذارہ مشکل ہو تو ایسا شخص معذور ہے یہ شخص بعد میں روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں آپریشن (Operation) اگر پیٹ اور دماغ کے علاوہ کسی اور جگہ کا کیا جائے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ ان جگہوں سے کوئی راستہ پیٹ یا دماغ تک پہونچتا ہے یا نہیں اگر پہونچتا ہے تو دوا کے پہونچنے کا احتمال ہے لہذا روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پیٹ یا دماغ کا آپریشن ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ دماغ یا پیٹ میں کچھ داخل کیا گیا ہے یا نہیں اگر داخل کیا گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ دماغ و پیٹ میں سے کوئی چیز نکالی جائے ڈالی نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، مزید تفصیل ''رمضان اور جدید مسائل از: حضرت مفتی شعیب اللہ خان صاحب'' ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: اسی طرح مرد کی پیشاب کی نالی میں اگر کوئی دوا ڈالی جائے اور وہ مثانہ تک پہونچ جائے تو اس صورت میں بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر مثانہ تک نہیں پہونچا تو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں بیڑی سگریٹ حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا کرنا پڑے گا۔ **مسئلہ**: روزہ کی حالت میں روزہ دار منھ میں پان دبا کر سو گیا

اور اسی حالت میں صبح ہوگئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا اُس کو اِس روزے کی قضا لازم ہوگی کیوں کہ سونے کی حالت میں پان کے اجزا کا پیٹ میں چلے جانے کا قوی امکان ہے، البتہ صرف سرخی کا فرق نہیں پڑتا جیسا کہ مسئلہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے منھ میں دانت یا مسوڑھوں سے خون نکلا اور وہ تھوک پر غالب ہو یا دونوں برابر ہو اور وہ پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہے، لیکن اگر تھوک زیادہ تھا اور خون کم پھر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ**: اگر کسی کی نکسیر پھوٹی یعنی ناک میں سے خون نکلا اور وہ حلق کے راستے پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ **مسئلہ**: بواسیر کے مسّوں پر دوا یا مرہم لگانے کی صورت میں اگر اندرونی مسوں پر دوا لگائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا جب کہ باہری حصہ پر دوا لگانے سے نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: غیر رمضان میں نفل روزے یا رمضان کے قضا روزے توڑنے سے صرف قضا لازم ہوتے ہیں کفارہ نہیں ہوتے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں روزہ یاد رہتے ہوئے بالغ مرد وعورت کا جان بوجھ کر کھالینا، یا پی لینا، یا بیوی کے ساتھ صحبت کر لینا، یا کسی دواء یا غذا کا کھالینا روزے کو فاسد کر دیتا ہے اور ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔ **مسئلہ**: کھانے پینے کی صورت میں پیٹ بھر کھانا شرط نہیں ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم کھانے پر روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا و کفارہ لازم ہوں گے۔

مسئلہ: صحبت کرنے کی صورت میں انزال کا ہونا شرط نہیں بلکہ سپاری (شرم گاہ

کا اگلا حصہ) چھپ جانے پر روزہ ختم اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوجائیں گے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کچا گوشت یا کچی چربی کھالی تو بھی قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ: پسندیدہ شخص جیسے بیوی، بچے، شیخ ومرشد وغیرہ کے لعابِ دہن (تھوک) کو روزے کی حالت میں نگل لینے پر بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے، لیکن اگر کسی دوسرے کا یا اپنا تھوک ہاتھ پر نکال کر نگل لے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا مگر صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

قضا و کفارہ اور فدیہ کے مسائل

قضا: رمضان میں کسی عذر کی وجہ سے چھوٹے یا ٹوٹے ہوئے روزوں کو بعد رمضان پورا کرنا قضا کہلاتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے عذر کی وجہ سے رمضان کے کئی روزے لگاتار چھوڑ دئے یا ایسے کام کئے جن سے قضا واجب ہوتا ہے تو بعد رمضان ان کی قضا ضروری ہے البتہ قضا کرنے میں تسلسل شرط نہیں حسب سہولت جب چاہے پورا کرسکتا ہے۔

مسئلہ: ان دنوں میں قضا روزے نہیں رکھ سکتا جن میں روزے رکھنے حرام ہیں (یعنی عید و بقرعید کے دن اور بقرعید کے بعد کے تین دن' کل پانچ دن کے روزے)۔

مسئلہ: اگر کسی کے کئی سالوں کے روزے قضا ہوگئے تو اس صورت میں اس طرح روزے کی نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں اس طرح کرتا رہے یہاں تک کہ اطمینان ہوجائے کہ میرے سارے قضا روزے پورے ہوگئے۔

مسئلہ: اگر کسی کے ذمہ قضا روزے ہیں تو وہ نفل روزہ بھی رکھ سکتا ہے لیکن

بہتر یہ ہے کہ وہ نفل کی جگہ قضا رکھے تا کہ اپنی ذمہ داری سے جلد نکل سکے۔

کفارہ: کفارہ کے معنیٰ ہیں گناہوں کو چھپانے اور مٹانے والا، دوسرے لفظ میں اسے سزا یا جرمانہ بھی کہہ سکتے ہیں، رمضان المبارک میں جو روزے جان بوجھ کر توڑ دیئے جائیں اس پر شریعت میں جو سزا مقرر ہے اسے روزے کا کفارہ کہتے ہیں،۔

روزے کا کفارہ

اگر کوئی شخص بلا عذر جان بوجھ کر روزہ توڑ دے (تفصیلات آ چکی ہیں) تو اسے بالترتیب (۱) غلام یا باندی آزاد کرنا (۲) اگر یہ ممکن نہ ہو جیسا کہ آج کا زمانہ ہے تو پھر لگاتار پے در پے بلا ناغہ دو مہینے (ساٹھ دن) کا روزہ رکھنا ہوگا (۳) اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔

مسئلہ: کفارہ اگر روزے کے ذریعے پورا کیا جائے تو اس میں تسلسل شرط ہے یعنی اگر بیچ میں ایک بھی چھوٹ گیا چاہے وہ کسی عذر سے ہی کیوں نہ ہو پہلے کے کسی روزے کا اعتبار نہ ہوگا پھر سے ساٹھ روزے پورے کرنے ہوں گے، البتہ عورتوں کے مسئلے الگ ہیں وہ ''عورتوں کے خاص مسائل'' کے تحت دیکھئے۔

مسئلہ: جن دنوں میں روزہ حرام ہے اگر وہ کفارہ روزے کے درمیان آجائیں تو چوں کہ ان دنوں روزہ حرام ہے لہذا کفارہ کے پہلے روزے شمار نہیں ہوں گے پھر سے ساٹھ روزے الگ رکھنے پڑیں گے۔

مسئلہ: اگر کوئی روزے کا کفارہ مسکین کو کھلانے کی شکل میں دے تو یہ ضروری ہے کہ یا تو ساٹھ مسکین کو الگ الگ دو وقت پیٹ بھر کھلائے، یا ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک دو وقت کھلائے، اگر کوئی کھلانے کی جگہ غلہ یا پیسہ دے تو صدقہ فطر کی مقدار (پونے دو کیلو گیہوں دے یا اس کی قیمت) دے گا اس میں بھی یہ شرط ہے کہ

ساٹھ مسکین الگ الگ ہوں یا ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک دے، ورنہ اگر کوئی کفارے کا بدلہ اناج وغیرہ کی شکل میں ایک مسکین کو ایک ہی دن میں دیدے تو یہ صرف ایک دن کا کفارہ شمار ہوگا بقیہ انسٹھ (۵۹) دن کا الگ دینا ہوگا۔

مسئلہ: کھانا کھلانے میں تسلسل ضروری نہیں ہے آج دس مسکین کو کل پانچ مسکین کو یا حسب سہولت جس طرح چاہے کھلا سکتا ہے، بس ساٹھ پورا ہونا شرط ہے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی کفارہ میں کھانا کھلائے اوراس میں نابالغ بچے جو بالغ ہونے کے قریب نہ ہو وہ بھی شامل ہو جائیں تو کفارہ ادا نہ ہوگا، البتہ اگر کسی مسکین کو کھانا یا غلہ حوالے کر دیا جائے اور وہ بچوں کو شامل کرلے تو فرق نہیں پڑتا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک سال کے رمضان کے کئی روزے جان بوجھ کر توڑ دے تو ان سب روزوں کی طرف سے ایک کفارہ کافی ہو جائے گا لیکن اگر دو سال کے روزے توڑے ہیں تو دونوں رمضان کے الگ الگ کفارے واجب ہوں گے۔ **مسئلہ**: کفارہ اور فدیہ کی رقم مسجد یا کسی قومی چیزوں کی تعمیر میں لگانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ خالص مسکین کا حق ہے ان کے لینے کے بعد وہ جہاں چاہیں استعمال کر سکتے ہیں، البتہ مدارس اسلامیہ کے غریب طلبہ کو دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی آدمی کفارہ میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے نہ اسے فدیہ دینے کی سکت ہے تو ایسا آدمی توبہ واستغفار کرے اوراور یہ نیت رکھے کہ مجھے جب آسانی ہوگی کفارہ ادا کروں گا۔

فدیہ

کمزور ومعذور اور سخت بوڑھے کی طرف سے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں روزے کا جو بدلہ دیا جاتا ہے اسے فدیہ کہتے ہیں، روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، اس طرح کہ انتیس یا تیس دن (یعنی پورے رمضان)

پونے دوکیلو گیہوں یااس کی قیمت یاایک مسکین کودووقت پیٹ بھر کھانا دیا جائے ۔

مسئلہ: فدیہ میں اگر کوئی شخص ایک ہی مسکین کو پورے رمضان کا غلہ اناج یارقم ایک ساتھ ہی دے دے تو پورے مہینہ کا فدیہ ادا ہوجائے گا ،لیکن کفارہ میں ایسا نہیں ہے،فدیہ میں کھلانے اور کفارہ کے کھلانے میں فرق ہے۔

فدیہ ادا کرنے کی صرف چند صورتیں ہیں

(۱) کوئی ایسا بوڑھا آدمی جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ رکھے اس کی طرف سے روزے کا فدیہ دیا جائے گا۔

(۲) ایسا آدمی جو بوڑھا تو نہیں ہے لیکن اتنا کمزور ہے کہ روزہ رکھنا اس کے بس میں نہیں ہے تو ایسا شخص بھی ''بوڑھے'' کے حکم میں ہے اس کی طرف سے روزے کا فدیہ دیا جائے گا۔

(۳) کوئی ایسا بیمار آدمی جس کا مرض دائمی ہو اور آئندہ صحت یابی کی امید نہ ہو، ماہر ڈاکٹروں نے بھی اسے لاعلاج قرار دیا ہو اور روزہ رکھنا اس کے لئے محال ہو تو ایسے شخص کے لئے بجائے روزے کے اس کا فدیہ واجب ہے۔

مسئلہ :اگر کوئی آدمی پہلے بیمار رہ چکا ہے لیکن اب صحت کی حالت میں اگر وہ روزہ رکھے تو اسی بیماری کے دوبارہ آنے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جب ممکن ہو روزے کی قضا کرلے لیکن اگر یہ ناممکن ہوجائے تو پھر فدیہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سخت بیماری میں مبتلا ہے لیکن آئندہ اس سے صحت یابی کی امید ہے چاہے دیر سے ہی ہو اس کا فدیہ نکالنا صحیح نہیں بلکہ اگر کوئی فدیہ دے بھی تو صحت پانے کے بعد دوبارہ ان روزوں کی قضا کرنی پڑے گی۔

مسئلہ: مسافر آدمی، حیض ونفاس والی عورت روزے کا فدیہ ادا نہیں کرسکتی بلکہ ان پر قضا لازم ہے بشرطیکہ ایسا بیمار ہوجائے جس سے ہمیشہ کے لئے صحت کی امید ہی ختم ہوجائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں سخت بیمار ہوجائے اور اسی بیماری میں مرجائے تو اس پر فدیہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: تندرست آدمی جو اپنی سستی کے سبب روزہ نہیں رکھ پاتا اسے فدیہ دینا جائز نہیں بلکہ اس کو روزے ہی رکھنا پڑے گا۔

مسئلہ: قضا روزے کو جلد سے جلد ادا کرنی چاہئے لیکن خدانخواستہ اگر کوئی ادا نہ کرسکے تو مرتے وقت وصیت کردینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کردیا جائے۔

وہ چیزیں جو روزہ میں مستحب ہیں

(۱) سحری کے وقت کچھ نہ کچھ کھانا پینا چاہے ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو (۲) اتنی تاخیر نہ کرنا جس سے صبح ہونے کا اندیشہ ہونے لگے (۳) سورج ڈوبتے ہی نماز سے پہلے روزہ کھولنے میں جلدی کرنا، (۴) کھجور، چھوارے یا پانی سے افطار کرنا۔ (۵) جس چیز سے روزہ کھولے اس کا طاق عدد ہونا۔ (۶) افطار کرتے ہوئے دعاء ماثورہ کا پڑھنا۔ (۷) زبان کو بے ہودہ گوئی، گالی گلوچ، چغلخوری غیبت وغیرہ سے بچاتے رہنا۔ (۸) ذکر الٰہی، تلاوت، درود شریف، علم دین کے حصول یا کسی بھی کار خیر وثواب میں خود کو مشغول رکھنا۔ (۹) ضرورت مندوں محتاجوں اور مسکینوں پر خیر خیرات کرنا۔ (۱۰) اعتکاف کرنا۔

وہ چیزیں جو روزہ میں مکروہ ہیں

مسئلہ: منھ میں تھوک جمع کر کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ایسا کرنا

مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** روزے کی حالت میں بیوی سے ایسی دل لگی اور ہنسی مذاق کرنا جس سے جماع وانزال کا خطرہ ہوتو ایسا مکروہ ہے، اور خطرہ نہ ہوتو تب بھی احتیاط ہی بہتر ہے۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ، کوئلہ یا منجن یا کوئی دانت صاف پاؤڈر استعمال کرنا مکروہ ہے، کیوں کہ ان چیزوں کے پیٹ میں چلے جانے کا خطرہ ہے اگر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ہی ختم ہو جائے گا اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں اس طرح کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا جس سے حلق میں پہونچ جانے کا خطرہ ہو تو یہ مکروہ ہے لہذا روزے کی صورت میں غرغرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں کسی طرح کا کوئی گناہ کرنا چاہے وہ زبان سے ہو یا کسی عمل سے سب مکروہ ہے اس سے روزے کا ثواب اور نور ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں کوئی ایسا سخت کام کرنا جس سے اتنی تھکاوٹ پیدا ہونے لگے کہ روزہ توڑنے پر مجبور ہو جائے یا ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو تو ایسے کام کرنا مکروہ ہے مسئلہ: روزے کی حالت میں کسی چیز کا بلا ضرورت چکھنا یا چبانا بھی مکروہ ہے، عورت کے لئے رعایت ہے اس کا مسئلہ عورتوں کے مسائل کے ضمن میں دیکھئے۔

وہ اعذار (مجبوریاں) جن کے سبب روزہ نہ رکھنا جائز ہے

مسئلہ: وہ مجبوریاں یا بیماریاں جن کی موجودگی میں روزہ نہ رکھنا یا توڑنا جائز ہوتا ہے ان کی بھی کئی شکلیں ہیں:

(۱) شیخ فانی یعنی اتنا بوڑھا آدمی جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ رکھے (۲) بہت کمزور جو روزے کی طاقت نہ رکھے (۳) بہت بیمار جس کا مرض دائمی ہو اور صحت کی امید ختم ہو چکی ہو (۴) حاملہ عورت (۵) مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی

عورت جسے اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو(٦)وہ بیمار آدمی جس کا مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو(٧)مسافر آدمی جو ۴۸ اڑتالیس میل (۷۵ پچھتر کلومیٹر) کا سفر کرے اور کہیں پندرہ دن سے کم رہنا ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا درست ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھیں بشرطیکہ مشقت نہ ہو کیوں کہ رمضان کی فضیلت بعد میں نہیں مل سکتی (٨) جو آدمی اچانک بیمار پڑ جائے اور شفا کے لئے دوا کھانا ضروری ہو تو اس کا روزہ توڑنا جائز ہے(٩) سخت پیاس یا بھوک کی حالت میں جس میں جان کا خطرہ ہو جائے (١٠) کوئی سخت کام کیا جس سے حالت بگڑ گئی تو ایسا آدمی بھی روزے توڑ سکتا ہے لیکن روزے کی حالت میں اس طرح کا کام کرنا مکروہ ہے(١١) مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے روزہ کا نہ رکھنا اور روزے کی حالت میں توڑ دینا دونوں جائز ہے تاکہ دشمن کے مقابلے میں کمزوری نہ ہونے پائے (١٢) مجنون و بے ہوش ہو جانے والے کا روزہ تڑوایا جاسکتا ہے۔

نوٹ: ان میں سے جن کے لئے فدیہ ہے ان کے علاوہ سبھی کو بعد میں قضا روزے رکھنے پڑیں گے، تفصیل گذر چکی ہے۔

☆☆☆

عورتوں کے خاص مسائل

روزے کے سلسلے میں عورتوں کے چند مسائل مخصوص ہیں جن کی مختصر تفصیل ایک ساتھ ترتیب وار ملاحظہ کریں:

مسئلہ: حاملہ عورت جسے ایسی کوئی بات پیش آجائے جس سے اسے اپنی جان یا بچے کی جان کو خطرہ ہو تو اس کے لئے روزہ توڑ دینا جائز ہے اس صورت میں اس پر صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

مسئلہ: حاملہ عورت جو کمزور ہو یا روزے رکھنے کی صورت میں کمزوری اور بڑھ جانے کا خطرہ ہے یا جس سے بچے پر اثر پڑ سکتا ہے تو ایسی صورت میں اسے فی الحال روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد میں قضا کرے گی۔

مسئلہ: دودھ پلانے والی عورت اگر اس کی حالت ایسی ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں اس کے یا بچے کی ہلاکت کا ڈر ہو، یا عورت کی کمزوری کے سبب دودھ میں کمی پیدا ہو جاتی ہو جس سے بچے کو پریشانی ہو تو ان تمام صورتوں میں عورت کے لئے روزہ چھوڑنے کی گنجائش ہے لیکن بعد میں قضا لازم ہے۔

مسئلہ: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے البتہ اگر شوہر بیمار ہو یا وہ بھی روزہ ہے یا حالت احرام میں ہے، یا بیوی کے روزے رکھنے پر ناراض نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے تو ان صورتوں میں بلا اجازت روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: جس عورت کا شوہر بدمزاج ہے کھانے میں نمک زیادہ ہو تو غصہ کم ہو تو ناراض اور وہاں کوئی دوسرا چکھ کر بتانے والا نہ ہو تو ایسی عورت اگر صرف کھانے کے نمک چکھنے کے لئے سالن منہ میں رکھ کر فوراً تھوک دے تو جائز ہے روزہ مکروہ

نہیں ہوگا لیکن حلق میں نہیں جانا چاہئے ورنہ روزہ باقی نہیں رہے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی چھوٹا بچہ جو خود چبا کر روٹی نہ کھا سکتا ہو اور روزہ دار عورت کے علاوہ کوئی بھی اس ضرورت کو پورا نہ کرسکتا ہو تو ایسی حالت میں بچے کو روٹی چبا کر کھلانا جائز ہے مگر بڑی احتیاط کے ساتھ کیوں کہ اگر حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مسئلہ: اگر روزہ دار عورت سے اس کا شوہر زبردستی ہمبستری کرلے تو عورت پر صرف قضا واجب ہوگا کفارہ نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت اپنے کسی محبوب و پسندیدہ شخص مثلاً: اپنے شوہر کا یا اپنے بچے کا یا کسی ولیہ (بزرگ) عورت کا تھوک چاٹ لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔

مسئلہ: حیض (ماہواری خون) اور نفاس (بچے کی پیدائش کے بعد آنے والا خون) آنے کی صورت میں عورت روزہ نہیں رکھے گی بلکہ جب پاک ہوگی تب رکھے گی، اور رمضان کے جو روزے چھوٹ جائیں ان کی بعد میں قضا کرے۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو رمضان میں کھانا پینا جائز ہے مگر بہتر یہ کہ رمضان کی عظمت کے پیش نظر روزہ داروں کی طرح رہے لیکن اگر کھانا چاہے تو چھپ کر روزہ داروں سے ہٹ کر کھائے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر کسی کو ماہواری شروع ہوجائے یا نفاس کا خون آجائے تو اب روزہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے الگ سے روزہ کھولنے کی ضرورت نہیں اور یہ روزہ نہیں ہوگا بلکہ جتنے دن تک خون آئے گا ان دنوں کے روزے رمضان کے بعد قضا کرے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی حیض ونفاس والی عورت صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت حیض ونفاس سے پاک ہوئی تو آج کے دن کے روزے نہیں رکھے گی بلکہ اس

دن کا قضا کرے گی۔

مسئلہ :اگر کوئی عورت صبح صادق سے پہلے حیض سے پاک ہوئی تو یہ دیکھا جائے گا کہ: (۱) اگر وہ دس دن مکمل حیض میں رہ کر پاک ہوئی ہے تو اب چاہے صبح صادق سے پہلے اسے غسل کا موقع ملا یا نہ ملا اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے (۲) اور اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو یہ دیکھا جائے گا کہ صبح صادق سے پہلے اسے اتنا وقت ملا یانہیں جس سے وہ غسل کر کے پاک ہو سکے؛ اگر اتنا وقت مل گیا جس میں وہ غسل کر کے پاک ہوسکتی تھی تو اس صورت میں اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے (۳) اور اگر اتنا وقت نہیں مل سکا بلکہ عین صبح صادق کے ختم پر پاک ہوئی تو اب اس پر اس دن کا روزہ رکھنا درست نہیں ہے بلکہ بعد میں قضا کرے گی۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے نفل روزہ شروع کی تھی پھر صبح صادق کے بعد اسے حیض آ گیا تو اب یہ روزہ اس پر واجب ہو چکا لہذا بعد میں قضا کرے گی۔

مسئلہ: کفارہ کا روزہ مسلسل رکھنا ضروری ہے اگر ایک دن بھی ناغہ ہوا تو پھر سے رکھنا پڑتا ہے، لیکن عورتوں کے لئے معافی ہے اس طرح کہ اگر ''کفارہ روزہ'' کے درمیان حیض آجائے تو اتنے روزے چھوڑ دے جیسے ہی پاک ہو فوراً شروع کردے اور ساٹھ مکمل کرے، حیض کی وجہ سے اسے دوبارہ ساٹھ روزے نہیں رکھنے پڑیں گے، لیکن اگر تاخیر کرے گی تو پہلے روزے شمار نہیں ہوں گے۔

مسئلہ: یہ مسئلہ حیض کی صورت میں ہے اگر کسی عورت کو کفارہ کا روزہ رکھنے کے درمیان نفاس (ولادت کا خون) آجائے تو اس کے پہلے روزے شمار نہیں ہوں گے پھر سے دوبارہ ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ: حیض کے آنے سے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر کوئی عورت ایسی کوئی دوا کھالے جو خون کو روک دے اور حیض نہ آنے دے تو اس کا ایسا کرنا جائز

ہےاورروزہ بھی صحیح ہے،مگرصحت پرغلط اثرنہیں پڑنا چاہئے۔

مسئلہ:اگرکسی بیماری کی معلومات یاحمل وغیرہ کے بارے میں جانکاری کے لئے کوئی لیڈس ڈاکٹرکسی عورت کی شرم گاہ میں ہاتھ ڈالے تو دیکھنا یہ ہے کہ اگرخشک ہاتھ ڈالے جس پرکوئی پانی یادوا کا اثرنہیں ہےتوروزہ نہیں ٹوٹے گا،لیکن اگرہاتھ ڈالا اوراس پردواپانی یاتیل وغیرہ لگاہواہےتواس صورت میں روزہ باقی نہیں رہے گا۔

مسئلہ:اسی طرح اگرکسی عورت کی شرمگاہ میں دوا(Loop)ڈالی جائےتو اس سےفوراًہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ:اگرکسی عورت نے جان بوجھ کرروزہ توڑدیا پھراسی دن اسے حیض آگیایانفاس شروع ہوگیاتواس پرصرف قضاواجب ہےکفارہ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:اگرکسی عورت کوحمل کی حالت میں مسلسل قے آتی ہواورروزہ رکھنا مشکل ہوتواس کے لئے فی الحال روزہ چھوڑناجائزہےاوربعدمیں قضالازم ہے،اور اگردن بھرمیں کبھی کبھاریاایک دوبارآتی ہےجس سےکوئی خاص کمزوری نہیں ہوتی تو اس پرروزہ رکھنالازم ہےکیوں کہ الٹی بلاارادہ منھ بھرکربھی آئےتوروزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:حیض کےایام گذرجانے کے بعدبھی کسی کوخون آتارہےتو(ا)اگر اس عورت کوہرمہینےسات یا آٹھ دن حیض آنے کی عادت ہےتواس کی عادت والےدنوں کےبعدجوخون آئےوہ استحاضہ یعنی بیماری کاخون ہےوہ عادت والے دنوں کےعلاوہ بقیہ دنوں میں روزے رکھے،(ا)اوراگرابھی پہلی بارہی ہواتھاتو دس دن مکمل ہونے کے بعدجوخون ہوگاوہ بیماری کاہے،دس دن کے بعدروزے نمازسب لازم ہوں گے،(ا)اگرکوئی اپنی عادت بھول گئی اورحیض وبیماری کےخون کوپہچانتی ہےتواسی کےمطابق عمل کرے،یادرہے کہ استحاضہ سےروزےاورنماز پرفرق نہیں پڑتا۔

تنبیہ : عورتوں کو چاہئے کہ روزہ کے ساتھ نماز کی بھی پابندی کرے ،عورتیں عموماً روزہ کی پابندی کرتی ہیں مگر نماز چھوڑ دیتی ہیں اس سے روزہ کی نورانیت حاصل نہیں ہوگی ،اسی طرح عورتیں قضا روزے کے ادا کرنے میں بہت سستی کرتی ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆

نماز تراویح

یوں تو رمضان المبارک کی ہر عبادت اہم ہے لیکن تراویح کو جو خصوصیت اور شان وشوکت حاصل ہے وہ دوسری عبادتوں کے بالمقابل بہت زیادہ ہے، کیوں کہ رمضان المبارک کو قرآن سے جو لگاؤ ہے وہ تراویح کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح تراویح میں قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، نیز آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق جو شخص رمضان کو عبادتوں کے ساتھ گذارے اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس عبادت میں علماء نے خاص طور پر تراویح مراد لی ہے گویا تراویح کی پابندی کرنے سے رمضان کی مخصوص عبادت حاصل ہوجاتی ہے جو یقیناً مغفرت کا ذریعہ ہے،اس کے علاوہ شب قدر میں عبادت کرنا ہزار راتوں کی عبادت سے افضل ہے اگر کوئی دیگر عبادت نہ بھی کرسکے صرف تراویح پڑھ لے تو بھی وہ شب قدر کی فضیلتوں سے محروم نہیں ہوگا ،لہذا مسلمانوں کو اس کار خیر سے ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہئے کہ رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں یہ نعمت میسر نہیں اور آئندہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔

تراویح سنت مؤکدہ ہے اور اس کی جماعت سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے ،یعنی تراویح کا پڑھنا تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے البتہ جماعت سے پڑھنا

سب کے لئے ضروری نہیں ایک گاؤں میں چند لوگ مل کر جماعت کرلیں تو سب کی طرف سے جماعت کی سُنِّیت ادا ہو جائے گی ورنہ سب گناہ گار رہوں گے۔

تراویح کی تعداد بیس رکعت (دس سلاموں کے ساتھ) سے کسی بھی صورت میں کم نہیں ہے یہی چاروں امامؒ کا مسلک ہے، جو لوگ تراویح کو آٹھ رکعت کہہ کر امت کو دھوکہ دیتے ہیں اور رمضان جیسے عبادت کے موسم میں عبادت سے محروم کرتے ہیں وہ کبھی بھی آٹھ رکعت کی دلیل نہیں لا سکتے، اور جو دلیل وہ پیش کرتے ہیں وہ تراویح کے بارے میں نہیں بلکہ تہجد کے بارے میں ہے لہذا ایسے لوگ (یعنی غیر مقلدین نام کے اہلحدیث) کے چکروں میں پڑ کر اپنی آخرت خراب نہیں کرنی چاہئے، شروع سے لے آج تک تمام صحابہ وتابعین ائمہ ومجتہدین اکابر واسلاف اولیاء وعلماء رحمہم اللہ بیس رکعت تراویح ہی پڑھتے آرہے ہیں اور خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں آج تک بیس رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے، لہذا بیس رکعت تراویح کا انکار کرنا اور یہ کہنا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چلائی ہوئی بدعت ہے ایک گستاخی اور گمراہی ہے، صحابہ کرام ہمارے لئے نمونہ ہیں خصوصاً خلفاء راشدین کے طریقے سنت ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ نے ان پر چلنے کی سخت تاکید کی ہے، سمجھنے والے کے لئے اتنا کافی ہے مگر جس کا دل گمراہ ہو چکا ہو اس کے لئے ہزار دلائل بھی بیکار ہیں۔

مسئلہ: تراویح مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت ہے مگر وہ گھروں میں تنہا پڑھیں گی، خالی عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، اگر چند عورتیں مل کر جماعت کرلیں تو پڑھانے والی امام کی طرح آگے نہ رہے بلکہ پہلی صف سے ذرا آگے قدم کر کے نماز پڑھائے۔

نوٹ: تراویح میں قرآن مجید اس طرح پڑھا جائے کہ حروف وقواعد کی مکمل ادائیگی ہو اگر اتنا تیز پڑھا جائے جس سے حروف بھی معلوم نہ ہوں تو اس طرح نہ

صرف تراویح کا ثواب ضائع ہوگا بلکہ قرآن کی لعنت اور بدعا بھی پڑے گی،اس لئے جتنا ہوسکے قرآن اطمینان وسکون سے پڑھنا چاہئے۔

شبینہ تراویح : دوتین دن یا شبینہ کی تراویح جائز ہے لیکن ان لوگوں کو کرنا چاہئے جو اس کی طاقت رکھتے ہوں اور قرآن کا حق ادا کر کے پڑھ سکتے ہوں ورنہ قرآن صحیح نہ پڑھنے یا مقتدیوں کا نماز میں سستی یا کوئی غلط حرکت کرنے کے سبب سب لوگ گناہگار ہوں گے۔

شب قدر

رمضان المبارک کی ایک خاص دولت شبِ قدر ہے جو امت مسلمہ کو تحفہ میں عطا کی گئی ہے پچھلی امتوں کی عمریں لمبی ہوا کرتی تھیں جن سے وہ عبادتوں کی کثرت کرلیا کرتے تھے اِس امت کی عمریں کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے شب قدر عطا فرما کر وہ احسان فرمایا کہ جو بندہ اس رات میں عبادت کرلے وہ پچھلی امتوں کی عبادت پر بازی لے جائے گا،قران نے باضابطہ ایک سورت سورۂ قدر کے ذریعے اس کی عظمت پر روشنی ڈالی ہے اور اس رات کی عبادت کو ہزار مہینے یعنی تقریبا اسی سال کی عبادت سے افضل قرار دیا ہے۔

اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوکر ہر ضرورت مندوں کو پکارتا ہے اور اپنی رحمت وبخشش اور مغفرت کے دروازے کھول دیتا ہے،اس رات میں حضرت جبریل علیہ السلام کی قیادت میں بے شمار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک جھنڈا خانہ کعبہ پر گاڑ دیتے ہیں اور پھر سوائے گندی جگہوں اور جہاں تصویر، کتا یا جنبی (ناپاک مرد وعوت) ہوں پوری دنیا میں پھیل جاتے ہیں اور ہر اس مؤمن سے ملاقات ومصافحہ کرتے ہیں جو عبادتوں میں مصروف ہوتا ہے۔

شب قدر رمضان کے اخیر کی دس طاق راتوں میں سے کسی رات میں ہے لیکن

وہ خاص کونسی ہے اس کی تعیین بھلادی گئی ہے اس لئے اس سلسلے میں علماء کے اختلافات ہیں زیادہ مشہور ستائیویں رات ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ کسی بھی رات میں ہوسکتی ہے، لہذا شوق والے اور عبادت سے محبت رکھنے والوں کو چاہئے کہ رمضان کے آخری پورے دس راتوں کو عبادت سے گذارے، اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آپ راتوں رات عبادت میں مشغول رہتے اوراپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور خوب محنت فرماتے اور کمر کس لیتے تھے، (بخاری شریف ۱/۱۷۲)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ آخری عشرہ کی عبادت میں جس قدر محنت فرماتے تھے اتنا دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے (مسلم شریف: ۱۱۷۵)۔

شب قدر کی علامت علماء نے یہ لکھی ہے کہ اس رات آسمان صاف ہوگا چاند معمول کے مطابق اس دن زیادہ صاف وروشن ہوگا، موسم خوشگوار ہوگا، اور صبح میں نکلنے والا سورج زیادہ گرم نہیں ہوگا، اور جس کو یہ نصیب ہوگا اس کی آنکھوں سے خود بخود آنسو نکلیں گے اور دل میں محبت الٰہی کی عجیب کیفیت پیدا ہوگی۔

شب قدر میں خاص کر یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے: **اَللّٰهُمّ اِنکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ** (اے اللہ بے شک آپ بہت درگذر کرنے اور معاف کرنے کو پسند فرمانے والے ہیں لہذا ہمیں معاف فرما (احمد وابن ماجہ مشکوۃ: ۱۹۸۹)۔

☆☆☆

اعتکاف

اعتکاف کا معنیٰ: فی اللغة الحبس والمکث اللزوم والاقبال علی الشی ، یعنی اعتکاف لغت میں روکنے، ٹھہرنے، لازم پکڑنے اور کسی چیز کی طرف آنے کو کہتے ہیں (لمعات بحوالہ حاشیہ مشکاۃ ص۱۸۳) اور شرعی اصطلاح میں اعتکاف کا معنیٰ ہے: ''ھو عبارة عن المکث فی المسجد ولزومه علیٰ وجهٍ مخصوص ''، یعنی اعتکاف نام ہے مسجد میں ٹھہرنے اور چند مخصوص چیزوں کے ساتھ اس کو لازم پکڑنے کا، جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے پنجوقتہ باجماعت نماز ہونے والی مسجد میں نیت کے ساتھ عبادت سمجھ کر ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں، مزید تفصیلات آرہی ہیں۔

اعتکاف کے فضائل

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رسولُ اللّٰهِ ﷺ قالَ فِی الْمُعْتَکِفِ هُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیَجْرِیْ لَهٗ مِنَ الْحَسنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسنَاتِ کُلِّهَا ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف والوں کے بارے میں فرمایا کہ: معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے (مشکوٰۃ شریف:۲۰۰۶، بحوالہ ابن ماجہ)۔

ایک دوسری حدیث میں انھی سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اعْتَکَفَ یَوْماً ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلٰثَ خَنَادِقَ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ، جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی

رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں جن کی مسافت آسمان وزمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے (کتاب المسائل ۲/۱۸۰ بحوالہ: ترغیب وترہیب ۲/۹۶)۔

ایک روایت میں ہے کہ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْراً فِیْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ ، جس شخص نے رمضان المبارک کے دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب عطا کیا جائے گا (کتاب المسائل ۲/۱۸۰ بحوالہ: ترغیب وترہیب ۲/۹۶)۔

اعتکاف کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰہُ عنها اَنّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللہُ ثُمّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہُ مِنْ بَعْدِہٖ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے رب کے پاس چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا (بخاری ومسلم ،مشکوٰۃ: ۱۹۹۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْراً فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال ایک قرآن پیش کیا جاتا تھا لیکن جس سال آپ نے وفات پائی اس سال دو مرتبہ پیش کیا گیا اور ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن وفات کے سال میں آپ نے بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا (بخاری شریف مشکوٰۃ: ۱۹۹۸)۔

اعتکاف کا مقصد: اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی ہے، اور ایک بڑا مقصد اعتکاف کے ذریعے شب قدر کا حصول ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بھی شب قدر کی تلاش کے لئے اعتکاف فرمایا، پہلے شروع کے دس دنوں کا اعتکاف فرمایا لیکن ان میں شب قدر نہ ملی تو پھر دوسرے دس دنوں کا اعتکاف فرمایا لیکن اس میں بھی شب قدر نہ ملی تو پھر آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا اور اس میں شب قدر مل گئی مگر بعد میں بمصلحت اللہ تعالیٰ نے اس کی تعیین (کہ اخیر عشرے کی کس رات میں ہے) بھلادی، آپ نے فرمایا کہ پس جو تم میں سے اعتکاف کرنا چاہے تو وہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے، (مسلم شریف، مشکوٰۃ: ۱۹۸۵)۔

اعتکاف کے فائدے: (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کردیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیوں کہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح وتقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چوں کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں معتکف اللہ تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے (۶) اور ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والے کو انشاء اللہ شب قدر کی دولت ضرور نصیب ہوتی ہے۔

اعتکاف سے مسلمانوں میں غفلت

اوپر کی احادیث شریفہ سے اعتکاف کی اہمیت ضرور معلوم ہوچکی ہوگی مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمان اتنی قیمتی دولت کے حصول میں بہت پیچھے اور سستی میں مبتلا ہے، ہونا تو یہ چاہئے کہ ہر مسلمان اعتکاف کرتا لیکن ہر سال آبادی کی آبادی اعتکاف کی برکت سے خالی رہ جاتی ہے، اس سلسلے میں نوجوانوں خصوصاً بوڑھوں ضعیفوں اور عمر دراز حضرات کو آگے بڑھنا چاہئے کہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں اور

آخرت کا توشہ تیار کرنے کا اس سے اچھا دوسرا موقع نہیں۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱)واجب (۲) سنت مؤکدہ (۳) مستحب۔

واجب اعتکاف: وہ ہے جو نذر (مَنّت) کے ذریعے کوئی اپنے اوپر لازم کرتا ہے جیسے کوئی یہ منت مان لے کہ خدا کے واسطے میں تین روز کا اعتکاف کروں گا، یا میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ کے لئے دو روز کا اعتکاف کروں گا،تو اس اعتکاف کا پورا کرنا واجب ہے،اوراس کا وقت کم ازکم ایک دن ہے ایک دن سے کم معتبر نہیں۔

اعتکافِ سنت مؤکدہ: وہ اعتکاف جو رمضان المبارک کے اخیر عشرے (دس دنوں) میں کئے جاتے ہیں،اسی کی تفصیل آگے آرہی ہے

مستحب اعتکاف: واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ تمام اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے کسی بھی حصے میں کئے جا سکتے ہیں،اوراس کے لئے کوئی وقت شرط نہیں دو چار گھنٹے بلکہ دو تین منٹ کا اعتکاف بھی ہوسکتا ہے پس جب مسجد میں داخل ہوتو اعتکاف کی بھی نیت کرلی جائے۔

اعتکاف کے صحیح ہونے کے شرائط

ان شرطوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں اعتکاف نہیں ہوتا: مسلمان ہونا ،عاقل ہونا ،بالغ ہونا،حدث اکبر یعنی جنابت وناپاکی (جس میں غسل واجب ہوجاتا ہے)اورحیض ونفاس سے پاک ہونا،نیت کرنا،مسجد جماعت یعنی جس مسجد میں پانچ وقت کی نماز جماعت سے ہوتی ہو یا جہاں امام ومؤذن مقرر ہوں، یہ شرائط ہرقسم کے اعتکاف کے لئے ہیں لیکن واجب وسنت اعتکاف میں اعتکاف کرنے والے کے لئے روزہ دار ہونا بھی لازمی شرط ہے۔

رمضان المبارک کا اعتکاف : رمضان المبارک کے اخیر عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر ایک بستی میں ایک یا چند لوگ اعتکاف کرلیں تو سب کی طرف سے اعتکاف کی سنیت ادا ہوجائے گی لیکن اگر کوئی بھی نہ کرے تو پوری بستی والے گناہگار رہوں گے۔

مسئلہ :اعتکاف کے لئے سب سے بہتر جگہ خانہ کعبہ ہے اس کے بعد مدینہ طیبہ پھر بیت المقدس، پھر جامع مسجد اس کے بعد محلے کی مسجد جس میں پنجوقتہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہو،لہذا ویرانے کی مسجد یا جہاں جماعت نہیں ہوتی ہو وہاں اعتکاف درست نہیں،عورتوں کے لئے سب سے بہتر اس کے گھر کا سب سے محفوظ اور پردے والی جگہ ہے۔

مسئلہ: بعض علماء نے بڑی بستیوں میں محلّہ کا اعتبار کیا ہے لہذا؛ اگر کسی شہر یا بڑی بستی میں کئی محلے ہیں تو ہر محلّہ والے میں سے کم ازکم ایک آدمی کا اعتکاف کرنا ضروری ہوگا تاکہ سب کی طرف سے ادا ہوجائے ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔

مسئلہ:اگر ایک گاؤں میں کئی مسجدیں ہیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف کا اہتمام کیا جائے۔

مسئلہ:اگر ایک گاؤں کا آدمی دوسرے گاؤں میں جاکر اعتکاف کرے تو وہ جس گاؤں میں اعتکاف کرے گا اسی گاؤں والے کی طرف سے سمجھا جائے گا اور خود اس کے گاؤں میں دوسرے کسی نہ کسی کو اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ:مسجد سے مراد شرعی مسجد ہے جتنے حصے میں نماز پڑھی جاتی ہے یا جسے وقف کرنے والے نے مسجد میں شامل کیا ہو،لہذا وضو خانے ،حمام اور چپل وغیرہ رکھنے کی جگہیں جو مسجد کی جگہ تو ہیں مگر مسجد میں شامل نہیں یا مسجد کے خارج سمجھے

جائیں تو یہاں بلاضرورت آنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، یہی حال صحن کا ہے اگر اسے شرعی مسجد مانا جاتا ہے تو وہاں ٹہلنا آنا جانا صحیح ہے ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ :رمضان المبارک کے اعتکاف کی شروعات بیسویں رمضان کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہوجاتا ہے چاہے چاند انتیس کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سنت ادا ہوجائے گی ،لہذا اگر کوئی اکیس تاریخ کی رات یا صبح میں اعتکاف کیا یا چاند ہونے سے پہلے نکل گیا تو اس کا اعتکاف مسنون نہیں ہوگا۔

مسئلہ: بہت سی جگہوں پر اخیر کے تین دن کے اعتکاف کا رواج ہے اگر چہ ایک دن کا اعتکاف بھی قابل قدر ہے لیکن اسے عادت بنالینا اور ہمیشہ ایسا ہی کرنا ٹھیک نہیں ہے کیوں کہ اس سے ہر آدمی تین دن کے اعتکاف کو ہی ترجیح دے گا اور دھیرے دھیرے دس دن کے اعتکاف سے لوگ پیچھے ہوتے چلے جائیں گے۔

اعتکاف کی حالت میں جو چیزیں جائز ہیں

مسئلہ :معتکف (اعتکاف کرنے والا) انسانی ضرورتوں کے لئے باہر جاسکتا ہے جیسے :پیشاب پاخانہ یا غسلِ فرض اور نماز کے وضو کے لئے باہر نکلنا، **مسئلہ**:اگر مسجد میں بیت الخلا یا حمام (غسل خانے) کا انتظام نہ ہوتو اپنے گھر یا مسجد کے قریب کسی دوسرے کے گھر بھی جاسکتا ہے۔

مسئلہ:اگر معتکف کو پیشاب کے قطرے آنے کی تکلیف ہے اور وہ پیشاب کرنے کے بعد اطمینان کے لئے ٹہلتا ہے یا مٹی کے ڈھیلے وغیرہ استعمال کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ:اعتکاف کرنے والا اگر انسانی ضروتوں کے لئے باہر جاتا ہے تو راستہ چلتے ہوئے کسی سے سلام وکلام کرسکتا ہے ،لیکن اگر کھڑے ہوکر ٹھہر کر بات کیا تو

اعتکاف ٹوٹ جائے گا،مسئلہ: معتکف اذان کہنے کے لئے مسجد کے باہر اذان کی جگہ جاسکتا ہے،احتیاط یہ ہے کہ مؤذن کی موجودگی میں اذان نہ دے۔

مسئلہ : اگر معتکف کی مسجد میں جمعہ نہیں ہوتی تو اتنا پہلے جامع مسجد جانا جتنی دیر میں وہاں پہونچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکتا ہو جائز ہے، جمعہ کی نماز کے بعد جلد واپس آئے دیر کرنا مکروہ ہے، اور اگر کوئی اسی جامع مسجد میں ٹھہر گیا یا ایک دوروزہ کر آیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر معتکف نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو اس کا جنازہ میں شریک ہونا جائز ہے، ورنہ جائز نہیں اگر باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر ضرورت سے مثلا پاخانے کے لئے باہر نکلا اور اتفاق سے راستے میں جنازے کی نماز مل گئی تو جنازہ میں شامل ہوسکتا ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد فوراً واپس آنا ضروری ہے۔

مسئلہ: یہی مسئلہ اس حافظ کا ہے جو ایک مسجد میں معتکف ہے اور دوسری مسجد میں تراویح پڑھانے جاتا ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس نے اعتکاف کے وقت اس کی نیت کی تھی یا نہیں، اگر کی تھی کی میں تراویح پڑھانے جاؤں گا تو اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹے گا ورنہ ٹوٹ جائے گا، مگر اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ حفاظ اسی مسجد میں اعتکاف کا اہتمام کریں جس میں وہ تراویح سنارہے ہیں، کیوں کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس طرح سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: مسجد کے کسی بھی حصے میں اوپر نیچے اعتکاف جائز ہے، اور اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر جانا بھی جائز ہے، لیکن اوپر نیچے جانے کا راستہ مسجد سے باہر کی طرف ہوتو شرعی ضرورتوں کے بغیر جانا جائز نہیں ہوگا ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ: معتکف کسی بیمار کی مزاج پُرسی کے لئے نہیں جاسکتا البتہ باہر نکلنے کی

صورت میں راستہ چلتے ہوئے خبر خیریت دریافت کرسکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف کو اگر احتلام (نہانے کی ضرورت) ہوجائے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا، اسے چاہیئے کہ مسجد سے باہر جاکر غسل کر کے فوراً پاکی حاصل کرے، لیکن اگر یہ ممکن نہ ہوتو فوراً تیمّم کرلے اور جب تک باہر جانے کی آسانی ہو وہیں ٹھہرا رہے۔

مسئلہ: اگر معتکف کو کوئی کھانا لاکر دینے والا نہیں ہے تو سورج غروب ہونے کے بعد یہ اپنے گھر جاکر کھانا لاسکتا ہے، مسئلہ: معتکف بقدر ضرورت موبائل فون پر بات کرسکتا ہے بلاوجہ فضول مکروہ ہے۔ مسئلہ: معتکف کا کپڑا دھونے والا کوئی نہیں اور یہ کپڑا گندا یا ناپاک ہوگیا ہوتو مسجد کے باہر کپڑا دھونے کی حد تک جاسکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف ریح خارج کرنے لئے اگر سخت بدبودار ہو یا زور سے آتی ہوتو مسجد کے باہر جاسکتا ہے اور اگر معمولی ہوتو جانے کی ضرورت نہیں مسئلہ: معتکف کے لئے مسجد میں کھانا پینا سونا ٹہلنا، کوئی ضرورت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور (صرف) نکاح کرنا سب جائز ہے۔

مسئلہ: اگر معتکف ڈاکٹر یا حکیم ہے اور کوئی اس سے اتفاقاً ملنے آجائے اور اسے دوا کا نسخہ لکھ دے تو یہ جائز ہے لیکن مسجد کو مطب (دواخانہ) بنانا کہ مریضوں کی بھیڑ لگنے لگے یہ جائز نہیں۔

مسئلہ: مسجد میں اگر کوئی ہنگامی صورت حال یا کوئی حادثہ پیش آجائے جیسے: مسجد گر جائے، یا مسجد کے آس پاس والے لوگ چھوڑ کر چلے جائیں جس سے مسجد ویران ہوجائے، یا کوئی طاقتور ظالم معتکف کو مسجد سے نکال دے یا کوئی اسے گرفتار کرلے یا اس مسجد میں اپنی جان ومال یا دشمنوں کا خوف ہوتو ان صورتوں میں فوراً دوسری مسجد میں منتقل ہوجائے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بلکہ باقی رہے گا۔

اعتکاف کوتوڑنے والی چیزیں

مسئلہ: بلا عذر جان بوجھ کر یا بھول کر مسجد سے باہر آنے پر اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: کسی عذر سے باہر نکل کرضرورت سے زیادہ ٹھیرنا جیسے: پاخانہ کے لئے گیااور پاخانہ سے فارغ ہوکربھی کچھ دیر گھر میں ٹھیرارہاتواعتکاف ختم ہوجائے گا۔

مسئلہ: حالت اعتکاف میں جماع (صحبت) کرنے سے خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، رات میں ہو یا دن میں، انزال ہو یا نہ ہو بہرصورت اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: حالت اعتکاف میں بیوی سے دل لگی یا بوس وکنار کیااور انزال ہوگیا تواعتکاف ختم ہوجائے گا ورنہ نہیں، لیکن اعتکاف میں یہ سب سخت گناہ ہے۔

مسئلہ: اگر اعتکاف کی حالت میں بدنگاہی یا غلط خیال جمانے سے انزال ہوگیاتواعتکاف فاسد نہیں ہوگا لیکن بہت بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ: اگرکوئی شخص اعتکاف کی حالت میں مرتد ہوجائے (دین سے پھر جائے) تو اعتکاف ختم ہوجائے گا، مسئلہ: معتکف کا ووٹ ڈالنے کے لئے، یا حکیم وڈاکٹر کے پاس بیماری کے علاج کے لئے، یا کورٹ کی تاریخ پر حاضری کے لئے جانا اعتکاف کوختم کردیتا ہے البتہ اگر سخت ضرورت کی وجہ سے گیا ہے تو اعتکاف ٹوٹنے پر گناہ گار نہیں ہوگا، البتہ اگرکوئی ڈاکٹر مسجد میں آکر معتکف کا علاج کردے تو جائز ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص پاگل ہوجائے کہ اسے ہوش نہ رہے، یاکوئی ایک دن رات تک بے ہوش رہے جس کی وجہ سے روزہ رکھنا ممکن نہ ہوتو ان صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی حالت اعتکاف میں جان بوجھ کر کھا پی کر روزہ توڑ دے تو روزے کے ساتھ اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا، ہاں اگر بھول کر کھایا پیا تو روزہ کے ساتھ اعتکاف بھی نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ: معتکف کا بیڑی سگریٹ پینے کے لئے باہر نکلنا جائز نہیں اگر ضرورت ہے تو پاخانہ پیشاب کرتے وقت پی لیا جائے ورنہ اعتکاف ختم ہو جائے گا، یاد رہے کہ مسجد میں پان یا دیگر جائز چیزیں کھانا جائز ہے لیکن ایسی چیز جس میں بُو ہے جیسے ''گٹکا، بیڑی سگریٹ، تمباکو یا لہسن وغیرہ یہ جائز نہیں۔

مسئلہ: معتکف پر اگر واجب غسل ہے تب تو باہر نکلنا جائز ہے لیکن یونہی ٹھنڈک کے لئے یا صفائی کے لئے غسل کیا، یا جمعہ کے دن غسل کے لئے باہر نکلا تو ان سب صورتوں میں اعتکاف ختم ہو جائے گا، البتہ اپنے بدن کو کپڑے بھگا کر پوچھ لے یا وضو وغیرہ کے وقت بدن پر ذرا زیادہ پانی ڈال لے اور مسجد میں آ کر صاف کر لے یہ سب جائز ہے: البتہ اگر مسجد کے کنارے صحن کے حصے میں جہاں سے پانی آسانی سے پاس ہو جائے وہاں بیٹھ کر نہانا چاہے تو نہا سکتا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ مسجد غسل کے پانی سے غلیظ نہ ہو۔

مسئلہ: ضرورت کے وقت مسجد کے غسل خانے، بیت الخلاء وضو خانے پر جانا جائز ہے لیکن وضو خانے پر آرام سے بیٹھ کر مسواک کرنا، برش کرنا وغیرہ صحیح نہیں ہے یہ سب کام یا مسجد میں کرے یا وضو کے درمیان کرے۔

مسئلہ: مسجد کے اندر حجامت (بال وغیرہ کٹوانا یا چہرہ درست کرانا) اس صورت میں جائز ہے جب کہ کاٹنے والا مزدوری لے کر نہ کاٹے کیوں کہ مسجد میں خرید وفروخت ناجائز ہے، اگر مزدوری لے کر بنائے تو ضروری ہے کہ معتکف مسجد میں ہو اور حجامت کرنے والا مسجد کے باہر، اور یہ بھی ضروری ہے کہ مسجد بال وغیرہ

سے آلودہ نہ ہو،،البتہ اگر معتکف اپنا بال خود بنائے یا ایک معتکف دوسرے معتکف کا بنائے تو مسجد کے کنارے حصے میں اس طرح چادر بچھالے جس سے مسجد بال سے ملوث نہ ہو۔

اعتکاف کی قضا

اگر واجب اعتکاف فاسد ہوا ہے تو بالاتفاق اس کی قضا ضروری ہے لیکن اگر رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف کسی وجہ سے فاسد ہو گیا تو اس سلسلے میں تین اقوال ہیں اور تینوں پر عمل کر سکتے ہیں: (۱) رمضان شریف کے اخیر عشرے کا اعتکاف سنت ہے اگر کوئی شخص اس کو توڑ دے تو اس کی قضا نہیں ہے (یہ کم بڑی سزا نہیں ہے کہ اتنی عظیم سنت سے محرومی ہوگئی) عام کتابوں میں یہی مسئلہ لکھا ہے ،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا بھی اسی طرف رجحان ہے (۲) نفل عبادت شروع کرنے سے لازم ہو جاتی ہے اور چوں کہ ہر دن کا اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے اس لئے جس دن اعتکاف ٹوٹا تو صرف اس ایک دن کے اعتکاف کی قضا لازم ہوگی، بہت سے مشائخ نے اسے اختیار کیا ہے (۳) چوں کہ اس نے عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف کا التزام کیا تھا اور اس کو پورا نہیں کیا لہذا ان تمام دنوں کی قضا لازم ہے یہ علماء احناف میں سے ایک بڑے عالم حضرت شیخ ابنِ ہمامؒ کی رائے ہے۔

مکروہات اعتکاف : جو چیزیں اعتکاف میں مکروہ ہیں: اعتکاف میں بالکل خاموش رہنا یا خاموش رہنے کو عبادت سمجھنا، مسجد میں فضول باتیں لایعنی کام اور بکواس کرنا، مسجد میں سامان لاکر خرید وفروخت کرنا یہ سب مکروہ ہے۔

مستحبات اعتکاف : معتکف کو چاہئے کہ تلاوتِ قرآن مجید، نیک اور اچھی باتیں کرنے ،درود شریف پڑھنے، دینی علوم پڑھنے پڑھانے ،وعظ ونصیحت وغیرہ اچھے کاموں میں خود کو مشغول رکھے ،نوافل خصوصاً تہجد کی پابندی

ضرور کرے کہ پھر اس سے اچھا موقع ملنے والا نہیں، کثرت سے دعائیں کرے اور استغفار و تسبیحات کو لازم پکڑے۔

عورتوں کا اعتکاف

جس طرح مردوں کے لئے اعتکاف سنت ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت ہے اور مردوں کے بنسبت عورتوں کا اعتکاف بہت آسان ہے، پورے مسائل تقریباً وہی ہیں جو ذکر کئے جا چکے ہیں چند مسائل عورتوں کے لئے خاص ہیں جو ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

مسئلہ: عورتوں کے لئے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہِ تنزیہی ہے لہذا عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے جہاں وہ اکثر نماز پڑھا کرتی ہے اگر کوئی جگہ متعین نہ ہو تو کوئی ایک جگہ یا کمرہ طے کرلے اور وہیں اعتکاف کرے، اب عورت کے لئے اس جگہ سے بلاضرورت وعذر اٹھنا یا یہاں وہاں جانا جائز نہیں۔

مسئلہ: اعتکاف کرنے والی عورت اگر اپنے کمرے سے نکل کر بلا ضرورت شرعی (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ) گھر کے صحن میں آئے گی یا اپنے دوسرے گھر میں گئی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، **مسئلہ**: معتکفہ عورت کو اگر اعتکاف کے دوران حیض ونفاس شروع ہوجائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: عورت کو اعتکاف کی حالت میں اپنے شوہر سے الگ رہنا ضروری ہے کیوں کہ اعتکاف کی حالت میں جماع (صحبت) کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح شوہر و بیوی کے درمیان ہونے والی پوشیدہ باتیں بھی اس حال میں سخت منع ہیں ورنہ اعتکاف ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔

مسئلہ: عورت اپنے اعتکاف کی جگہ میں بیٹھے بیٹھے کوئی ضروری کام جیسے چھوٹے موٹے کپڑے ہاتھ سے سی لینا، کھانا پکالینا یا سبزی کاٹنا وغیرہ کرسکتی ہے

تاہم ایسے موقع پر اس سے پرہیز ہی بہتر ہے تاکہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ دل لگے ،البتہ گھر کے دوسرے افراد وغیرہ سے اس طرح کی خدمت لینے اور کھانے پکانے کے طریقے بتلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: ایک بڑے سے گھر میں چند عورتیں مل کر ایک ساتھ اعتکاف کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں۔

تمت بالخير

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم وصلى الله علىٰ خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين ،سبحٰن ربک رب العزة عما يصفون ،وسلام على المرسلين والحمدللّٰه رب العالمين.

تم بعون اللہ وفضلہ: ۶ شعبان ۱۴۳۶ھ، پیر کی شب ۱/۳۰ بجے، ۲۵ مئی ۲۰۱۵ء۔

حوالہ جات

الحمدللہ اس کتاب کے تمام مسائل مستند ہیں اس میں اپنی بات یارائے کے بجائے اکابر علماء کی کتابوں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جن میں قرآن مجید کے بعد یہ کتابیں شامل ہیں:

(۱) مشکوٰۃ شریف۔ شمش الدین خطیبؒ

(۲) تفسیر ابن کثیرؒ۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ

(۳) کمالین شرحِ جلالینؒ اردو۔ علامہ نعیم صاحب دیوبندیؒ

(۴) فتاویٰ شامی۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ

(۵) نورالایضاح۔ حسن بن عمار الشرنبلالی رحمہ اللہ ۔

(۶) اردو فتاویٰ میں خصوصاً فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔

(۷) دین کی باتیں۔ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ۔

(۸) آپ کے مسائل اوران کا حل۔ مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللّٰہ

(۹) رمضان اور جدید مسائل۔ مولانا مفتی شعیب اللہ خان مفتاحی بنگلور

(۱۰) اسلامی فقہ۔ مولانا منہاج الدین مینائیؒ ۔

(۱۱) کتاب المسائل۔ مفتی سلمان منصور پوری مدظلہ ۔

(۱۲) تعلیم الاسلام وغیرہ۔ مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مصنفین کی مغفرت فرمائے آمین، چوں کہ یہ کتاب بالخصوص عوام حضرات کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے مسائل کے باب میں اختصار کی غرض سے الگ الگ حوالے نہیں دیئے گئے ہیں بلکہ نفس مسئلہ بیان کردیا گیا ہے، اہل علم بڑی کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

مصنف کی دیگر شاہکار کتابیں

(۱) دعا کے فضائل و آداب مع قرآنی دعائیں: اردو میں دعا کے مسائل و آداب پر سب سے مبسوط اور جامع کتاب۔

(۲) عقائد اہل السنۃ والجماعۃ: حوالہ جات سے مزین عقائد کے اوپر بہت آسان اور عام فہم کتاب۔

(۳) روزہ و رمضان، فضائل و احکام: عام فہم اور آسان انداز میں رمضان کے مسائل۔

(۴) قربانی و عقیقہ کے فضائل و مسائل: جدید و قدیم مسائل کا آسان مجموعہ۔

(۵) بچوں کی پیاری تقریریں: مدارس و مکاتب کے چھوٹے بچوں کے لیے عقائد و عبادات، اخلاقیات و معاشرت پر مشتمل آسان تقریروں کا خوبصورت گلدستہ۔

(۶) گلدستہ: مدارس و مکاتب اور سمر کیمپ کے طلبہ کے لیے چہل آیات و احادیث، نماز، روزے، اسلامی آداب وغیرہ پر مشتمل شاندار کتاب۔

(۷) نغماتِ بے مثال: نعتوں کا خوبصورت مجموعہ، آخر میں کلامِ انظر کے نام سے احقر کی حسین نعتوں کا گلدستہ۔

(۸) قادیانی مسلمان کیوں نہیں؟: قادیانیوں کے کفر کی پندرہ اہم وجوہات خود انھی کی کتابوں کے مضبوط حوالوں کے ساتھ، ایسے دلائل سے مزین کہ پڑھنے کے بعد قادیانیوں کے کفر میں کوئی شک باقی نہ رہے۔

(۹) اسلام اور فتنۂ قادیانیت: رڈ مرزائیت پر مختصر اور اہم کتاب۔

(۱۰) قادیانیوں کے کفر و زندقہ پر علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ: اکابر علمائے دیوبند کا سب سے مشہور اور پرانا فتویٰ نئی ترتیب و تحشیہ اور حوالوں کے ساتھ۔

(۱۱) قادیانیت: فتنۂ قادیانیت کی حقیقت و اصلیت اور انھی کتابوں کی کتابوں کے حوالے سے قادیانیت کا رڈ۔

(۱۲) قرآنی معلومات: سوال و جواب کی روشنی میں قرآن مجید کی عجیب و غریب معلومات۔

قاسمی شفا خانہ چنگیری، ضلع داونگیرے، کرناٹک

مایوس مریضوں کے لیے امید کی کرن، ہر قسم کے جسمانی امراض، مرد و عورت کی پوشیدہ بیماریاں جیسے نامردی، لیکوریا (سفید پانی کا آنا) ماہواری کی تکلیف، بے اولادی، گردے و مثانہ کی پتھری، بواسیر، گیس، جلن، منہ پر کیل، مہاسے، داغ، سردرد، نزلہ، زکام، کھانسی، بخار، کمر و جوڑوں کا درد، بالوں کا گرنا، شراب و گٹکا و سگریٹ چھڑانے وغیرہ کا بہترین علاج کیا جاتا ہے۔ نیز یونانی و آیورویدک دوائیں بھی دستیاب ہیں۔ وقت: صبح نو بجے سے رات نو بجے تک، شام کو عصر سے مغرب تک اور جمعہ کو بند رہتا ہے۔

9739721048